ہ الضالین وہدایت الصالحہ

یہ رسالہ فتوای جو مکے اور مدینے کے علمائے کی ... اور

لانا محمد اسحق صاحب نے جو نایب اور سجادہ نشین ہیں حضرت

مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ کے مقام دہلی میں اور خاص و عام

مین کے معتقد اور بہت علماء فضلا اور حضرت امیر المومنین سید احمد

س سرہ کے خلفائے لائق ہیں وہابیوں کے احوال سے مطلع ہو کر انکے

رفقے کے مردود اور جھوٹے ہونے کی دلایل اور کیفیت لکھ کر اپنی اپنی

دستخط سے مزین فرما کے ہندوستان سے بھیجا ہے کہ عوام نادان

مسلمان ان لوگون کے برے اعتقاد کی باتون سے اور برے

طریقے سے اپنے تئین بچاوین اور انکے مکر اور فریب

اور طمع کی باتین منافقانہ کہ دل مین کچھ اور

منہ مین کچھ سنکر گمراہ نہو جاوین

مطبع احمدی

کلکتے کے درمیان چھاپہ کیا سنہ ۲۵۷ ہجری
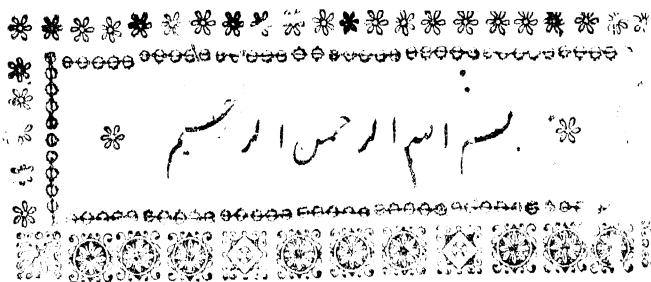
الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ سیدنا و
وآلہ واصحابہ اجمعین * امابعد سب مسلمانوں کی دریافت کے واسطے
لکھا جاتا ہی کہ قبل اسکے تخمیناً بیس برس آگے اس ملک میں شرک
اور بدعت کے کام بہت سے پھیل رہے تھے اکثر لوگ اس
گرفتار تھے اور نماز روزے کا چرچا نہایت کم * بارے افضال الٰہی سے
حضرت امیر المومنین سید احمد قدس سرہٗ کا تشریف لانا بارادہٗ
حج بیت اللہ کے اس طرف ہوا * اور مولانا عبد الحی اور مولانا محمد
وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم حضرت کے معتقدین خاص نے آپ کے اشارہ
سے مجالس وعظ ونصیحت کی گرم کی * کلام اللہ اور کلام رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مضامین کے سننے سے اور حضرت کی صحبت اور انکے کلام
کی برکت سے لوگوں کو شوق دینداری اور اللہ ورسول کی تابعداری

غرضکہ انہون نے حضرت کے دست مبارک پر بیعت توبہ کی پھر چند روز
مین اچھے خاصے مومن پاک ہو گئے * بعد اُسکے حضرت بارادۂ جہاد ولایت
کی طرف تشریف لیگئے اُن کے خلفا کی سعی سے بازار ہدایت کا
خوب ہی گرم ہوا ایسا کہ تون مسجدین آباد ہو گئین بلکہ از سر نو بنائین * شرک اور
بدعت کی جڑ اکھڑ گئی راہ اسلام کی سب نے اختیار کی * چند مدت
اسی طرح بخوبی گذری اتفاق اور محبت سے مسلمانونکی آپسمین اوقات
بسر ہوئی * دو برس ہونگے کہ بعضے کم علم لوگون نے حضرت کی خبر شہادت کے
بعد اپنی ناموری اور جاہلون مین عزت بڑھانے کو اور دین کے پردے
مین دنیا کمانے کو اور ایک گروہ اپنا علاحدہ مقرر کر لینے کو اس دین
میں اوپر رخنہ ڈالنا شروع کیا * کچھ کچھ نئی بات اور جھوٹے مسلے
کلام الہی اور کلام رسول کو دھوکے کی ٹٹی بناکر ظاہر کی * جسکے سبب
قدیم چال مین جو علماے دین اور فضلاے یکتا کر دار نے موافق
احکام خدا اور رسول کے ٹھہرادی تھی اُسمین خلل پڑ گیا اور لوگون کے
دلون مین شک اور تردد واقع ہوا * جیسا انکار کرنا چار مذہب سے
جو قریب بارہ سو برس سے تمام جہان عرب اور عجم مین پھیل رہی *
اور ہزارون عالم فاضل صاحب شریعت صاحب طریقت اور زاہد
اولیاء اللہ اسی طریقے پر چلکر مقرب بارگاہ الہی ہو گئے * اور منکر ہونا علم فقہ

اور اجماع امت سے اور تفسیر قرآن شریف سے اور حقارت بڑی علماے دیندار اور اولیاے باوقار کی * یہان تک کہ کوئی شیطان کہتا ہے کہ نبی تو ہاپخانے کو کہتے ہیں اور جیسے امام ابو حنیفہ تھے ویسے ہم بھی ہیں * سواے اسکے ہزارون طرح سے شوخیان کرتے ہیں اور ایمان کھوتے ہیں * پھر ساتھ ان شوخیون اور بے ادبیون اور بد اعتقادیون کے یہہ مردود حنفی بھی کہلاتے ہیں * سو بانی مبانی اس طریقۂ نو احداث کا عبد الحق ہے جو چند روز سے بنارس مین رہتا ہے * اور حضرت امیر المومنین نے ایسی ہی حرکات ناشایستہ کے باعث اپنی جماعت سے اُسکو نکال دیا اور علماے حرمین معظمین نے اُسکے قتل کا فتوا لکھا مگر کسی طرح بھاگ کر وہان سے بچ نکلا * پھر اُسی کے شاگرد خاص اور پیرو با اخلاص دوسرے شہرون مین مثل عظیم آباد و کلکتہ وغیرہ کے گئے * حاکم شرع اور علماے صاحب ورع کا کچھ خوف تو یہان نتھا اپنے تئین خلیفہ امیر المومنین کے مشہور کر لوگونکو اپنے عقاید سے بتدریج مطلع کیا اور جاہلونکو گمراہ بنایا * سب یہہ معاملہ علماے دین اور حضرت کے سچے خلیفون پر ظاہر ہوا اور اسکے سبب سے یہ آفتہ و فساد مسلمانون مین پڑ گیا * یہان تک کہ باپ کا اور خاوند جورو کا اور نوکر آقا کا مخالف ہو

اور آپسمین اُن کے ایسی پھوٹ ہوئی کہ وہ کام دین کا جو سب پہ مقدم
تھا اُسمین بھی خلل آ گیا لوگ متفرق ہوگیے ایک ایک کا نیا مت
بن گیا * یہ احوال دیکھکر اور اُس نئے طریقے کو خلاف حکم خدا اور رسول
اور خلاف مرضی حضرت امیر المومنین کے سمجھکر علما اور مرشدنے
عموماً اور حضرت کے خلفانے خصوصاً دروازہ نصیحت کا کھولا اور اُن
نادانونکو جنھون نے یہ فساد برپا کیا تھا ممانعت کی * مگر نفسانیت اور خود
پسندی اور دنیا کی طمع نے ہرگز اُنکو راہ راست پر آنے نہ دیا کسی کی بات
نمانی بلکہ اور بھی شورش شروع کی اور کھل کھیلے * اور ایک فساد
عظیم برپا کیا جس سے ہدایت کا دروازہ بند ہو گیا * آخر اس مذہب نو کی کیفیت
لوگون نے علماء حرمین شریفین کی خدمت مین ظاہر کی * اُنھون نے اُنکے
طریقے کو مردود اور جھوٹے ہونے پر فتوا دیا * اور علما سے وہان اور ہندوستان
اور خلفاے امیر المومنین نے بھی ویسا ہی فتوا وہان سے لکھ بھیجا * اور
علماء ملک اور یہان کے خلفانے بھی ایک فتوا ویسا ہی اپنے اپنے
دستخط اور مہر سے طیار کر کے چھپوا دیا * تاکہ لوگ اِس طریقے سے
بچ جاوین اور فریبیون کے فریب مین نہ آوین * جھوٹھ کہنا اور خلاف
وعدہ کرنا اور اہل حق کے سامھنے اپنے عقاید سے منکر ہو جانا * اور جبتک اپنا
خاص معتقد نہو تب تک اپنے بھید سے اُسے واقف نکرنا * اور فریب

دنیا* اور جھوٹی قسم کھالینی اپنے طریقے کے رواج دینے کے واسطے
انکے یہاں درست ہی* اور انکا مذہب اکثر باتونمین روافض کے مذہب
سے ملتا ہی* جیسا روافض پہلے رفع یدین اور آمین بجہر اور قرات
خلف امام کے مسلے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی دلیلون سے ثابت
اور ترجیح دیکر عوام کو خصوصا حنفی مذہب والے کو شبہہ مین ڈالتے
ہین پھر جب یہہ بات خوب اپنے معتقدون کے ذہن نشین کر چکے
تب آگے اور مسلونمین متشکک و متردد بناتے ہین اور مسلمانونکو
گمراہ کرتے ہین* چنانچہ مولانا حضرت شاہ عبد العزیز قدس سرہ نے
کتاب تحفہ اثنا عشریہ کے تیسوین اور پچاسوین کید مین اور
انیچاسوین صفحے مین انکا حال اور چارون مذہب کی حقیقت لکھی ہی
جسکو منظور ہو دیکھ لے* اسی طرح یے نئے مذہب والے بھی یہی جھگڑا پہلے
درپیش کر کے ناوانونکو اپنے فریب کے جال مین پھنساتے ہین پھر بعد
اسکے اور باتین سکھاتے ہین* جیسا علماے سلف اور خلف سے اور علم فقہ سے
اور تفسیرونسے اگلے علماء سنت و جماعت کی اور اکثر مسایل شرعی سے جو انکی
خواہش کے برخلاف ہو رو گردان اور بد اعتقاد کرواتے ہین* پھر ایسی
باتونسے بچارے مسلمانونکا ایمان کھوتے ہین* اور جاہلونمین اپنے تئین مولانا
اور محدث زور محی السنتہ اور قامع البدعۃ کے خطاب سے شہرت دیتے ہین

اور اجتہاد کا دعوا کرتے ہیں * اور بیعت توبہ کو بھی بدعت جانتے ہیں
مگر کیا کریں کہ اُسکے پھر روزی اور روٹی اُنکی ٹھہر گئی ہی اگر کھول کر
اُسکی مخالفت کریں تو بھوکھے مریں * سو اللہ تعالی کے فضل اور کرم سے
اور علما اور خلفا کے اتفاق اور سعی و کوشش کے سبب اور قوۃ الایمان
اور قوا انتظام الاسلام کے چھپ جانے کے باعث اکثروں کو جنکو تھوڑی
بھی عقل تھی سوجھ آگئی * اس برے اعتقاد سے اُنھوں نے توبہ کیا * اور
جو ضد ہی بڑے نفسانی تھے اور جنکو اپنی سرداری لوگوں میں رکھنی
منظور تھی شیطان اور نفس خبیث کے بہکانے سے اپنی ہٹ سے
باز نہ آئے بلکہ اور زیادہ گمراہ ہوئے اور نادان لوگوں کو گمراہ بنانے لگے *
سو ای بھائی مسلمانو یہہ زمانہ فساد کا ہی اور یے لوگ آخری
زمانے کے نایب دجال ہیں یعنے باطل کو حق میں ملا نیوالے ایسے لوگ
اس زمانے میں بہت ظاہر ہونگے * یا اصلا روافض شیعہ مذہب ہیں
سنیوں میں چھپے ہوئے دین میں فساد ڈالتے ہیں * اور آہستہ
آہستہ لوگوں کو بے دین کرتے ہیں * ایسوں ہی کے حق میں اللہ تعالی نے
قرآن شریف کے تیرھویں سپارے کے نویں رکوع میں فرما دیا ہی
والذین ینقضون عھد اللہ الخ ویفسدون فی الارض اولئک لھم اللعنۃ
ولھم سوء الدار * جو لوگ فساد ڈالتے ہیں ملک میں اُن پر لعنت

ہی اسکو یعنے دور رہینگے اسکی رحمت سے اور انکے واسطے ہی برا گھر
یعنے دوزخ * اور جامع الاصول میں حدیث ہی عرفجہ رض سے
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستکون بعدی ہنات ہنات فمن
رایتموہ فارق الجماعۃ او یرید ان یفرق امۃ محمد کائنا من کان فاقتلوہ فان
ید اللہ علی الجماعۃ وان الشیطان مع المفارق الجماعۃ یرکض اخرجہ مسلم
عرفجہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے فرمایا میرے پیچھے بری چال پھیلیگی
سو جسکو دیکھو تم جدا ہوا جماعت سے یا ارادہ رکھتا ہی تفرقہ ڈالنے کا محمد کی
امت میں جو کوئی ہو مار ڈالو اسکو کیونکہ بیشک اللہ کا ہاتھ ہی جماعت پر
اور مقرر شیطان ساتھ ہی جدا ہونیوالے کے ٹھوکر مارتا ہوا * اور نظام الاسلام
کے پندرھوین سوال کے جواب میں ایسی حدیثیں بہت لکھی ہیں دیکھ لو *
اب لازم ہی بھائیو کہ تم لوگ خوب ہوشیار رہو اور تحقیق جانو
اور یقین کرو کہ یہہ طریقہ لامذہب والوں کا خلاف حکم خدا اور رسول
اور علماے سلف کے صرف اپنی نفس اور ہوا کی اور برائی جتانے کو ہی *
اور اس طریقے سے تمام علما اور فضلا اور خلفا حضرت امیر
المومنین معزی الیہ کے ناراض ہیں * اور ہرگز یہہ طریقہ حضرت
موصوف کا نتھا جو کوئی یہہ دعوا کرے اور لوگوں سے کہے تو اُسکو محض
کاذب اور جھوٹھا جانو * کیونکہ حضرت معزی الیہ کے زمانے کو تو بہت عرصہ

نہین گذرا انکے دیکھنے والے اور آنکی صحبت مین رہنے والے سے بھی
ایماندار اکثر موجود ہین اُنسے تقسیم دریافت کرلو ❁ اگر حضرت
ممدوح اِس زمانے مین ہوتے تو ان نئے مذہب والے نفس گمراہونکا
وہی حال کرتے جو انکے پیشوا عبداللہ کا کیا تھا یعنے مردود کہتے اور نکلوا دیتے ❁
اور بھلا برے جوان مردود دیندار ہین تو جہان مسلمانونکی ریاست
اور حکومت ہی جیسا کہ مدینہ روم شام بلخ بخارا وغیرہ وہان تو ایسی
باتین ظاہر کرین دیکھیں تو کیا ہوتا ہی سوا کےلات جوتی اور مار بیزار
اور قتل و قید کے اور کچھ اُن کے نصیب مین نہوگا ❁ اور ان نئے مذہب
والونمین اکثر ایسے بداصل اور رزیل النفس بھرے ہین کہ نہ علم رکھتے
نہ فضل ❁ بعضے اُنمین چند آیت قرآنی ہندی ترجمہ کے ساتھہ اور چند حدیثین
ہندی ترجمہ کے ساتھہ بغیر تفسیر قرآن اور بدون شرح حدیث کے جو علماے
ربّانی نے آگے خوب تحقیق کرکے لکھی ہیں پڑھہ کر اپنے نفس کی خواہش
کے مطابق معنے سمجھہ کر مغرور ہو گئے ❁ اب کسی کی بات خاطر مین نہین
لاتے نہ کسی کی نصیحت مانتے نہ کسی کو اپنے برابر سمجھتے ❁ نہ عمل مین نہ صفات
مین جو جی مین آتا ہی بے خوف و خطر سے نکالتے ہین اور بیہودہ بکتے
ہین ❁ پھر بعضے نادان اُسپر دلیل لاتے ہین کہ اول اسلام مین تو رزیل
ہی قوم پہلے ایمان لائے تھے جسپر عرب کے شرفا نام رکھتے تھے اور

طعن کرتے تھے * سو اسکا جواب یہہ ہی کہ انکی رزالت تو اسلام کی شرافت نے کھو دیا تھا اور طرف مقابل مین اُن کے کفار تھے کہ بڑی رزالت کفر کی رکھتے تھے * اور یہان تو طرف مقابل مین انکے مسلمان ہیں علاوہ اِسکے شرافت علمی اور عملی یہہ اُسپر قیاس نہین ہو سکتا * وہان عقاید حقہ اور افعال کاملہ کی تحصیل نے رزالت کو اُنکی مٹا دیا تھا کہ مقبول بارگاہ ہوتے * اور یہان عقاید فاسدہ اور اعمال باطلہ نے انکو اسلام سے بھی باہر کر دیا کہ مردود درگاہ ہوئے * اور دلیل اُسکی یہہ ہے کہ ہرچند انکو کوئی عالم مومن صالح سمجہا وے اور عقاید محمودہ کی تعلیم کرے بسبب اپنی رزالت اور نالایقی کے ہرگز نہین مانتے بلکہ جھگڑنے لگتے ہیں * اور عالمون سے اور صالحون سے برابری کا دعوا کرتے ہیں * اور کیون نکرین کہ بعضے اُنمین جاہلون کے سردار بنے اچھا کھاتے ہیں اچھا پہنتے ہیں وس بیس آدمیونکو اپنے آگے دوڑاتے ہیں اُن سے ہر طرح کی خدمت لیتے ہیں حضرت پیر صاحب ہادی مولانا کہلاتے ہیں * یہہ جاہ و شوکت دنیا کہ کبھو خواب و خیال مین بھی اُنکو حاصل نہ تھی کب جاہتی ہی کہ کسی کے تابعدار ہون * پھر وہ کیسا ہی عالم حقانی ہو یا کامل ربانی الا ماشاء اللہ مگر جسکو اللہ چاہے تو یہہ باتین اُس سے کھو دے * اور اب ایسونکا سردار کہلانا علامت قیامت سے ہی

کہ مخبر صادق نے آگے ہی اسکی خبر دی ہی اذا وسد الامر الی غیر اهله فانتظر الساعة جب سونپین لوگ دین کے کام نالایقونکو امید وار رہو قیامت کے ٭ اور قیامت کی علامت سے یہہ بھی ہی کہ رذیل اور نالایق بڑھینگے اور پھیلینگے اور شریف اور لایق گھٹینگے اور رہینگے ٭ سو یہہ وہی زمانہ آیا ہی ٭ اور یہی سبب ہی کہ ایسے جاہل جنکو نہ ایمان کے ارکان کی خبر نہ اسلام کے اعمال کی جہان اُن سے کوئی عالم ہو دیا نصارا کا ملا آسی کا کلمہ پڑھنے لگے ناسے بیدین بن گئے ٭ پھر کوئی ہزار سمجھاوے اور دلیلین واضح لاوے نہین مانتے اور ہدایت نہین پاتے الا ما شاء الله مگر جسکو الله چاہے تو اس گمراہی سے نکالے ٭ سوا ایسے نادان رذیل اطلح ناس العقل کی کثرت کا بھی کچھ اعتبار نہین ٭ اب اس طرح کے لوگونکے حق مین یہی دعا بہتر ہی کہ الله تعالی جو ہدایت کا مالک ہی پہلے انکو کسی صالح عالم مسلمان کی صحبت ایسون کو میسر کر دے کہ جس مین انکے دین اور دنیا کی خیر ہو ٭

اب اے بھائیو ان مفسدون کی چکنی چپڑی باتون پر نہ بھولیو اور نہ انکے وعظ و نصیحت پر دھوکا کھائیو یے لوگ زہر ہین دین ہین نان کھا ینگے ایمان کھو دینگے ٭ ان سے مقدور بھر الگ ہی رہو خوب بچ کر چلو اور ایسے لوگون کے ذلیل کرنے اور نکال دینے مین مطابق حکم خدا و رسول کے بڑا ثواب ہی کیونکہ بڑے فسادی ہین اور مکار ٭

بس جس طرح سے یے لوگ دنیا کماتے ہیں اسکا بیان کہانتک لیجئے * کبھی اِس نام سے کہ مجاہدین کے لشکر میں خرچ ضرور ہی لوگونسے روپیہ لئیے * کبھی جہاد میں جاوینگے اور غازیونکو اسباب بنادینگے مشہور کرکے اسباب روپئیے تحصیل کئیے * اور روپیون کے جمع کرنے کو ایک بیت المال مقرر کیا * پھر نام کے واسطے کچھ بھیج کر سب آپ چکھ گئیے * غرض حضرت سید صاحب کے نام سے اِس زمانے میں بہتون کا بن آیا خوب روپئے کمائے دولتمند ہو گئیے * اور اب بھی قصور نہین کرتے طرح طرح سے روپئے بتورتے ہیں اور دوزخ کے گندے بانٹتے ہیں *

مکے اور مدینے کے عالمون نے جو فتوا مہر اور دستخط سے اپنے بھیجا ہی سو اُسمین مسائل بہت سے تھے اختصار کے لئیے اسمین سے پانچ سوال معہ اصل جواب ہندی ترجمے کے ساتھہ چھاپا جاتا ہی

اُسپر مہر ہی مولانا شیخ عبد اللہ ابن سراج کی جو سردار ہیں مکے کے مدرسون میں * اور مولوی سید عبد اللہ مکے کے مفتی کی * اور سید عثمان مکے کے مدرس کی * اور شیخ مصطفی کی جو حنفی اماموں کے رئیس ہیں * اور شیخ عبد القادر ابراہیم باشا ابن محمد علی

باشا کے پیر کی* اور مولانا شیخ محمد عابد سندھی مدینے کے بڑے مدرس کی* اور سید محمد* اور مولوی محی الدین* اور مولوی عبد اللہ اور مولوی سید علی* اور مولوی صالح ابن احمد مدینے کے مدرسوں کی* اور محمد ابو السعادات مسجد نبوی کے امام وغیرہ بہت سے عالموں کی

* السوال الثالث * هل يجوز للرجل الذي ليس له ملكة الاجتهاد ولا توجد فيه شرايط الاجتهاد ولا يعلم اقوال الفقهاء المتقدمين ان لا يقلد احدا من الائمة الاربعة المشهورة بل يخترع من هواه ويأخذ مسائل قد يوافق احدها وقد يخالف جميعها * الجواب عنه ان الاجماع قد حصل على حقية المذاهب الاربعة وتخلف ذلك فيما سواها وان الامة جميعها قد تلقت المذاهب الاربعة بالقبول ولم يحصل ذلك لغيرها وقد اوجب الله على من لم يعلم طرق الاجتهاد ولم يعلم ما كان عليه الصدر الاول من الصحابة والتابعين من اقوالهم وافعالهم ان يسأل ولا يعمل الا بما يفتيه المفتي من الائمة الاربعة لعدم الحجة فيمن سواهم قال الله تعالى فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون * ولذا قال ابن الهمام في التحرير وشارحه في التيسير غير المجتهد المطلق يلزمه عند الجمهور التقليد وان كان مجتهدا في بعض المسائل الفقهية او بعض العلوم * وفي عمدة المريد شرح جوهرة التوحيد فواجب عند الجمهور

على كل من ليس فيه اهلية الاجتهاد التقليد لمذهب * وروي عن ابي يوسف رح انه واجب على العامي الاقتداء بالفقهاء لعدم الاهتداء في حقه الى معرفة الاحاديث ومعانيها وتاويلاتها وناسخها ومنسوخها وخاصها وعامها ومحكمها ومتشابهها فمن لم يعلم ذلك فهو عامي منسوب الى العامة وهم الجهال اعاذنا الله تعالى من الضلال

خلاصہ ترجمہ کا * کیا جایز ہی اُس شخص کے لئے جسکو قوت اجتہاد کی نہو اور شرطین اجتہاد کی اُسمین پائی نجاوین اور فقہاء کے اقوال کو نجانے یہہ بات کہ کسی مجتہد کی اِن چار مجتہدوں مین سے تقلید نکرے بلکہ ایک نیا مذہب نکالے کہ کبھی اِن چار مذہب مین سے ایک کے موافق ہو اور کبھی سب کے مخالف ہو * جواب اجماع تمام علماء کا ہوا ہی حق ہونے پر اِن چار مذہب کے اور اِن چار کے سوا اور کسی مذہب پر اجماع نہین ہوا اور تمام امت پیغمبر خدا ﷺ نے اِن چار مذہب کو قبول کیا ہی اِنکے سوا اور کسی مذہب مین یہہ اتفاق اور قبول حاصل نہین ہوا اور خدا تعالی نے واجب کیا ہی اُس شخص پر کہ جو اجتہاد کے طریق کو نجانے اور صحابہ اور تابعین جس بات پر تھے اور اُنکے اقوال اور افعال سے واقف نہو کہ وہ پوچھہ لیوے اور عمل نکرے مگر اُس چیز پر کہ فتوا دیوے مفتی اِن چار اماموں کے ایک مذہب کے موافق کیونکہ اُنکے سوا اور کسی شخص کے

مذہب مین دیکل کامل نہین ہی یعنے اور کسی مذہب پر اکتا ہین ہوا
ہی جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون
اور اسی واسطے امام ابن ہمام نے تحریر مین فرمایا ہی اور شارح نے
اُسکے تیسیر مین کہ جو شخص مجتہد کامل نہو اگرچہ بعض مسئلہ مین
اجتہاد کی طاقت رکھتا ہو یا اُسکو بعض علوم مین مرتبہ کامل ہو اس
کے ساتھ بھی اُس پر تقلید کسی مجتہد کی واجب ہی* اور عمدۃ المرید
مین ہی کہ جو شخص کہ اُس مین قابلیت اجتہاد کی نہو تو اُسپر واجب
ہی تقلید کرنی کسی مذہب کی* اور روایت ہی امام ابو یوسف رح سے کہ
واجب ہی عامی پر پیروی کرنی کسی مجتہد کی کیونکہ اُس مین قابلیت
نہین ہی اِس بات کی کہ حدیثون کو پہچانے اور معنے اُسکے دریافت
کرے اور تاویلات کو اُنکی سمجھے اور ناسخ اور منسوخ کو امتیاز
کرے اور عام اور خاص اور محکم اور متشابہ اور غیرہ کو الگ الگ تمیز کرے اور
احکام کو معلوم کرے تو جو شخص اِن سب باتون کو نجانے وہ شخص
عامی ہی اور جاہل خدا پناہ مین رکھے ہمکو گمراہی سے

السوال الرابع هل یجوز للمقلد اذا وصل الیه حدیث یخالف ظاهره
مذهب ذلك المقلد ان یترك مذهبه ویعمل علی ظاهر الحدیث وان لم
یعلم ان ذلك الحدیث ماول او منسوخ او مصروف عن ظاهره، وصحیح

او ضعيف ونحو ذلك ※ الجواب انه لا يخفى انه ذكر في التقرير شرح التحرير في بحث الجهل ليس للعامي الاخذ بظاهر الحديث لجواز كونه مصروفا عن ظاهره او منسوخا بل عليه الرجوع الى الفقهاء لعدم الاهتداء في حقه الى معرفة صحيح الاخبار وسقيمها وناسخها ومنسوخها فاذا اعتمد كان تاركا للواجب عليه انتهى وهذا يفيد بظاهره جواز العمل بالحديث اذا خالف ظاهر الحديث مذهبه اذا كان عالما بشروط الاجتهاد وما يستدل به وما يعرض عنه لكن ادنى الشروط للاجتهاد ان يحفظ المبسوط كما في السراجية وافاد ابن الهمام في فتح القدير من كتاب القضاء ان المجتهد من يعلم الكتاب والسنة باقسامها من عبارتهما واشارتهما ودلالتهما واقتضائهما وناسخهما ومنسوخهما ومناط احكامهما وشروط القياس والمسائل المجمع عليها لئلا يقع في القياس في معارضة اقوال الصحابة ويعلم عرف الناس فمن اتفقت فيه هذه الجملة فهو اهل الاجتهاد فيجب عليه ان يعمل باجتهاده انتهى ※ وفي شرح النقاية واهلية الاجتهاد بان يكون عالما باصول الفقه وهو الكتاب والسنة والاجماع والقياس وما لا بد منه للمجتهدين من سائر العلوم انتهى ※ اقول ولا يخفى ان فيه اشارة الى انه لا يكفي في تعريف المجتهد بما ذكر بل لا بد من معرفة علم اللغة العربية واوضاعهم

ومعرفة الصحيح الثابت منها ومعرفة ما روي من اللغة ولم يصح ولم يثبت
ومعرفة المتواتر منها والاحاد ومعرفة المرسل والمنقطع ومعرفة من تقبل
روايته في اللغة ومن ترك ومعرفة طرق الرد ومعرفة الموضوع
من اللغات ومعرفة الفصيح والردي والمذموم ومعرفة المفرد
والشاذ ومعرفة الشوارد والنوادر ومعرفة المستعمل والمهمل ومعرفة
المعرب ومعرفة المولد ومعرفة خصايص اللغة ومعرفة اشتقاق اللغة
ومعرفة الحقيقة والمجاز في اللغة ومعرفة المشترك ومعرفة الاضداد
ومعرفة المطلق والمقيد ومعرفة الابدال والقلب وغير ذلك هذا
كله يتعلق بعلم اللغة والجاهل بها لا يسمى عالما فضلا عن ان يعد
مجتهدا ومن اراد تحقيق ما اشرنا اليه فليطالع المزهر للسيوطي

وتجد ثمه ما هو اكثر من هذا ثم يشترط ان يكون متضلعا في علم الصرف
والنحو والمعاني والبيان والبديع وعلم اصول الفقه واصول الحديث
واصول التفسير عارفا بما حققه الاصوليون وما رواه المحدثون
من غير اكتفاء على نحو مشكوة المصابيح وحافظا لاقاويل ائمة الجرح
والتعديل ومرجحا في ذلك بدون تقليد احد كابي زرعة او ابي يعلى
او ابن المديني او لابن معين فضلا عن العراقي او الحافظ ابن حجر
ونحوهما فانه اذا ادى عن الاجتهاد وصار يستدل في جرح الراوي

وعند انه يقول اهله من ائمة الجرح والتعديل فهو ما زال في ربقة التقليد والحال انه يريد الفرار من التقليد غاية ما هناك انه خرج من ان يكون مقلد الامام الاعظم المتفق على جلالته وديانته ومعرفته وانتمى الى تقليد نحو الدارقطني والبيهقي فهو بعيد عن الاجتهاد بمراحل

چوتھا سوال کیا جایز ہی مقلد کو جب اُسکو ملے کوئی حدیث کہ ظاہر عبارت اُسکی مخالف ہو اُسکے مذہب کے کہ چھوڑ دیوے وہ اپنے مذہب کو اور عمل کرے اُس حدیث پر اگرچہ اُسکو اس قدر علم نہو کہ جانے وہ حدیث ماوّل ہی یا منسوخ ہی یا ظاہر معنے اُسکے مراد نہین یا وہ حدیث صحیح ہی یا ضعیف ہی * جواب مذکور ہی تقریر شرح تحریر مین کہ عامی کو درست نہین ہی ظاہر حدیث پر عمل کرنا کیونکہ شاید اُس حدیث کے ظاہر معنے مراد نہون یا منسوخ ہو بلکہ اُسکو سوال کرنا فقہاسے واجب ہی کیونکہ اُسکو دریافت نہین ہی کہ حدیثون مین کون صحیح ہی اور کون ضعیف اور کون ناسخ ہی اور کون منسوخ پھر اگر وہ کسی حدیث پر اعتماد کر کے عمل کرے تو جو اُس پر واجب تھا اُسنے اُسکو ترک کیا یعنے فقہاء سے سوال کرنا * اور اِس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی عالم ہو اجتہاد کی شرطون کا لیکن اونا شرطون کا یہہ ہی کہ

مبسوط جو فقہ کی کتاب ہی اُسے یاد رکھتا ہو جیسا کہ سراجیہ مین ہی اول امام ابن ہمام نے فرمایا ہی کہ مجتہد وہ شخص ہی کہ جانے قرآن اور حدیث کو اُسکے تمام اقسام کے ساتھ جیسا عبارت اور اشارت اور دلالت اور اقتضاء اور ناسخ اور منسوخ اور جتنے اقسام کہ مدار احکام کے ہین اور سب شرطین قیاس کی جانے اور مسائل اجماعیہ کو یاد رکھے اور اقوال صحابہ کو بھی جانے اور عرف اور عادات سے لوگون کی بھی واقف ہو پھر جس مین یہہ سب شرطین پائی جاوین تو وہ شخص قابل اجتہاد کے ہی اور شرح نقایہ مین ہی کہ لیاقت اجتہاد کی اس طور پر ہوتی ہی کہ عالم ہو فقہ کے اصول کا یعنے قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس کو خوب جانے اور جو علم سب کہ مجتہد کو ضرور ہی اُس سے بھی خوب واقف ہو تو اِسے معلوم ہوا کہ خالی قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس کے جاننے سے بھی مجتہد نہین ہوتا ہی بلکہ اُس کے سوا اور علوم بھی درکار ہین جیسا جاننا علم لغت اور اُسکے طریق اور اُسکی سب اصطلاحون کو اور اُسکی صحیح اور ثابت کو اور جاننا اُسکو کہ وہ لغت سے ہی مگر صحیح اور ثابت نہین اور جاننا متواتر کو اور احاد اور مرسل اور منقطع کو اور یہہ کہ لغت مین کس کی روایت مقبول ہی اور کس کی مردود ہی اور طریق رد کو اور موضوع کو اور

فصیح اور ردّی کو اور مذموم اور مفرد اور شاذ اور شاذ رد اور نادر اور مستعمل اور مہمل اور معرب اور مولد اور خاصیت لغت کی اور استقاق لغت کا اور حقیقت اور مجاز لغت مین اور مشترک اور اضداد اور مطلق اور مقید اور قاعدہ بدل کا اور قاعدہ قلب کا اور اِس سب کے سوا بہت سے امور ہیں کہ علم لغت سے متعلق ہین اور جو کوئی اِن سب کو نجانے وہ ہرگز فاضل نہین ہی. مجتہد تو کیا ہوگا ٭ پھر اُسکے بعد اور بہت سے علم بھی ضرور ہیں کہ اُس سب مین کمال واقف ہو جیسا صرف اور نحو اور بلاغت اور بیان اور بدیع اور علم اصول فقہ اور اصول حدیث اور اصول تفسیر اور جن باتونکو اصولیون نے تحقیق کی ہی اور محدثون نے روایت کی ہی اِس سب کو بھی خوب سمجھے اور یاد رکھے اور اِس قدر کفایت نہین کرتا ہی کہ شکوہ کو یاد کیا ہو ٭ اور اجتہاد کے واسطے یہہ بھی ضرور ہی کہ علما سے جرح اور تعدیل کے اقوال کا حافظ ہو اور خود قوت اور استعداد رکھتا ہو ترجیح دینے کی بغیر تقلید کسی کے ٭ اور اگر کسی کی تقلید کی رو سے کسی راوی کی جرح کرے یا تعدیل کرے تو وہ حقیقت مین مقلد ٹھہرا محقق یا مجتہد نہوا باوجود اِس بات کے وہ تقلید سے بھاگتا ہی اور پھر آخر کو اُسی تقلید مین جا گرتا ہی صرف فرق

اِس قدر ہی کہ امام اعظم کہ جنکی بزرگی اور دیانت داری اور فضیلت بلاد سے جہان میں ثابت ہی اور سب کے نزدیک متحقق ہی اُن کی تقلید سے نکلا اور دوسرے شخص جنکا مرتبہ اُن حضرت کے قریب بھی نتھا جیسے دار قطنی اور بیہقی اُنکی تقلید کی طرف وہ منسوب ہوا تو ایسا شخص اجتہاد کی راہ سے کوسون دور پڑا ہی

واما السوال الخامس في انه هل يجوز للعامي تقليد من ليس له ملكة الاجتهاد ولا توجد فيه شرائط الاجتهاد ولا يعلم اقوال الفقهاء ام لا ٭ والجواب عنه بانه لا يخفى ان الله تعالى انما امرنا عند عدم العلم ان نسأل اهل الذكر لا من عداهم وليس المراد اهل الذكر الا كل من يذكر بعلم وتحقيق في كتاب الله وتفسير معانيه وتاويل محتملاته وفهم اشاراته والغوص في بحار فوائد عباراته والاحاطة بما ورد في السنة النبوية وجاء عن الصحابة الرضية بدليل قوله تعالى وانزلنا اليك الذكر لتبين للناس ما نزل اليهم ولعلهم يتفكرون فمن لم يكن كذلك فالواجب عليه ان يقلد احدا من الائمة ولا عليه الا متبداد برائه فمن قلد هذا المقصر الذي راى لنفسه اهلية وهو بمعزل عنها كان كاعمى قاده اعمى لا يامن كل واحد منهما من الوقوع في حفرة تكون سببا لهلاكهما جميعا

نسال الله تعالی العصمة من الوقوع فیہا لمہالک امین

ترجمہ اُس کا * کیا جایز ہی عامی کو تقلید کرنی ایسے شخص کی
تسکو اجتہاد کی قوت نہو اور اُسمین اجتہاد کی شرطین بھی پائی
نجاوین اور وہ فقہا کے اقوال سے واقف نہو * جواب ظاہر ہی
کہ اللہ تعالی نے جو ہمکو حکم کیا ہی کہ جس بات کا تمکو علم نہو تو پوچھو تم
اہل ذکر سے نہ اَوروں سے اُنکے سوا ۞ اور مراد اہل ذکر سے وہ شخص ہی کہ
جسکو کتاب اللہ کی تحقیقات کا علم ہو اور اُسکے معنون کی تفسیر اور اُسکے
محتملات کی تاویل اور اشارات کی دریافت اور اُسکی عبارت
کے فواید سے خوب واقف ہو اور خوب گھیرلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
تمام حدیثونکو اور اُنکے اصحاب کی روایتون کو جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا
۱۲* وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس مانزل الیہم ولعلہم یتفکرون
سو جو کوئی ایسی کمال مہارت کلام الٰہی اور احادیث نبوی
اور آثار صحابہ میں نرکھتا ہو جیسے کہ اگلے مشہور مجتہد و مثل تھی
تو اُسپر واجب ہی کہ وہ پیروی کرے کسی ایک مجتہد کی
چار ومثین سے اور نہین پہنچتا اُسکو اپنی سمجھ پر چلنا اور ہٹ
کرنا پھر جو کوئی پیروی کرے ایسے نالایق کی جو اپنے مین اہلیت
اجتہاد کی گمان کرتا ہی باوجودیکہ وہ اُس سے کنارے پر آہی تو وہ

پھیر دی گرنی ایسی ہوئی کہ جیسا ایک اندھا بھٹکا ہوا دوسرے اندھے کو کھینچے تا کہ وہ اُسکو کھینچ کر منزل مقصود کو لیجاوے تو اِس صورت میں اِس سے بچاو نہیں کہ وے دونوں ایسے گڑھے میں جا پڑین کہ اُس سے نجات نپاوین بلکہ اُسی میں وے دونوں ہلاک ہو جاوین، امید رکھتے ہیں ہم خدا سے بچنے کی ایسے گڑھے میں گرنے سے

واما السوال السادس في انه هل يجوز العمل بظاهر الكتاب والحديث للذي لا يعلم اقسام الكتاب من الظاهر والنص والمفسر والمحكم والمأول ولا يعرف الخفي والمشكل والمجمل والمتشابه وغيرها ولا يفرق بين الناسخ والمنسوخ وايضا لا يعلم اقسام الحديث من الصحيح والحسن والضعيف وغيرها ام يجب عليه تقليد عالم مقلد يفتي باقوال الفقهاء و يقلد مجتهدا فما جزاء من يفعل ذلك *

فالجواب فانه لا يخفي مما قدمنا من كلام التفسير الاحمدي وبما نقلناه في جواب السوال الثالث عن ابن الهمام ومن عمدة المريد وعما سواهما وجوب التقليد لمثل ذلك المسؤل عنه وحرمة الاجتهاد في حقه حيث كان كما وصفه السائل وان استبد برائه ولم يقلد احدا من ائمة الاربعة عزر تعزيرا شديدا كما افاده الشيخ محمد حيات السندي في رسالة المولفة له في العمل بالحديث فان كف عن الاستبداد

ودعوی الاجتهاد فهوا لمراد والا فکل لیکون معظة للمقصرین وکف لهم ان ین عوا ما لیسوا له باهل هذا ما ادین الله به والله تعالیٰ اعلم

ترجمہ اسکا کیا عمل کرنا ظاہر کتاب اللہ اور احادیث رسول اللہ پر اس شخص کو جایز ہی جو نہیں جانتا کلام اللہ کی آیتوں کی قسموں کو کہ ظاہر ہی یا نص ہی یا مفسر ہی یا محکم ہی یا ماؤل ہی اور نہ پہچانے کہ کون آیت اسکی خفی ہی یا مشکل ہی یا مجمل ہی یا متشابہ ہی وغیرہ اور فرق نکرے کہ ناسخ اور منسوخ میں اور نہ جانے احادیث کی قسمونکو صحیح ہی یا حسن یا ضعیف وغیرہ یا واجب ہی اسپر پیروی کرنی عالم کی جو فتوا دیتا ہی فقہا کے قولون پر اور پیروی کرتا ہی ایک مجتہد کی * پھر کیا مراد ہی اسکی جو کرے ایسا کام جواب تفسیر احمدی میں لکھا ہی اور ابن ہمام نے کہا ہی اور عمدۃ المرید سے روایت ہی اور سوا ے اسکے اور کتابونسے کہ تقلید واجب ہی ایسے شخص پر جسکا حال سوال کیا گیا ہی اور اجتہاد اسکے حق مین حرام ہی اور اگر وہ ہٹ کرے اپنی ذات پر اور پیروی نکرے چار اماموں سے ایک کی تو سزا دیا جاویگا وہ بڑی سزا جیسا کہ شیخ محمد حیات سندی نے عمل بالحدیث کے بیان مین لکھا ہی پھر اگر باز رہا وہ اپنی ہٹ اور دانائی سے اور دعوا کرنے سے اجتہاد کے

پھر ہی ہیں تو بڑی ہی سزا دیا جائیگا اِس لئے کہ دعبحت ہوا ہے
بے وقوفون کے واسطے و بازو ہے اُن لوگو نکو دعوا کرنے سے اِس چیز
کے جس کے وے اہل نہیں ہیں * یہہ وہ بات ہی جسکو دیرہ ٹھہرایا
اسنے واللہ اعلم * واما السوال السابع في انه هل يجوز الخلط
بين المذاهب الاربعة بان يعمل تارة على مذهب ابي
حنيفة وتارة اخرى على مذهب الشافعي وكرة على
طريقة مالك واخرى على طريقة احمد رح وهكذا مثلا
قد يقول امين في الصلوة سرا وقد يقول جهرا وقد يرفع
يديه عند التكبير سوى تكبيرة الافتتاح وقد لا يرفع
وهكذا ام لا * فالجواب عنه انه ذكر في رسالة الترصيع
في بحث التسميع ولا ضير ان يكون حنفيا في بعض
المسائل وشافعيا في البعض كما عرف في مسائل التقليد
وفي جواهر الفتاوي من كتاب اصول الدين قال
الشيخ ابو عبد الرحمن بن ابي الليث في بعض تصانيفه
من الواجب على طالب العلم ان لا يكون ذا وجهين
ولسانين مذبذب بين هولاء فاذا اكل من دم نفسه خير له من
ان ياكل بدينه كما قال الحسن البصري رح يبيع اقوام

دینهم بثمن بخس فبئس واللہ ما اتجروا واشتروا الدنیا الفانیۃ الزائلۃ بالاخرۃ الباقیۃ اعاذنا اللہ تعالی منهم امین انتهی * ساتوان سوال کیا جائز ہی یا نہیں ملا نا چار مذ ہو نکے درمیان کہ کبھی عمل کرے امام ابو حنیفہ کے مذہب پر اور کبھی امام شافعی کے اور کبھی امام مالک کے اور کبھی امام احمد حنبل کے مذہب پر مثلا کبھی نماز مین آمین آہستہ کہے کبھی پکارکر اور کبھی رفع یدین کرے سواے تکبیر اولی کے اور کبھی نکرے * جواب رسالہ ترصیع فی بحث التسمیع مین لکھا ہی کہ جو ہمین اسمین کہ کبھی حنفی بنے یعنے بعضے مسایل مین اور کبھی شافعی بعضے مین کہلاوے جیسا کہ معلوم ہوا قبایہ کے مشاہیکے بیا نمین * اور جواہر الفتاوی مین کتاب اصول الدین سے منقول ہی کہا شیخ عبد الرحمن ابن ابو اللیث فقیہ نے بعضی تصنیفون مین اپنی کہ واجب ہی طالب العلم پر کہ دو منہہ والا اور دو زبان والا نبنے کبھی ادھر کبھی اودھر ایسا شخص اپنا لہو پئے تو بہتر ہی کہ دین بیچ کر کھاوے جیسا فرمایا امام حسن بصری رح نے ... بیچینگے بعضے لوگ اپنے دین کو تھوڑے مول مین سو بد ہی اللہ کی قسم وہ چیز کہ تجارت کی انھون نے اور مول لیا انھون نے دنیا سے فانی کو آخرت باقی کے بدلے مین پناہ مین رکھے اللہ ہمکو ایسے لوگون سے *

اب اُسکے وہ دعوی جو سما سے دین اور خلفا سے امیر المومنین نے خاص دلّی اور ہندوستان سے اپنی اپنی مہرین اُسپر کر کے بھیجا ہی لکھا جاتا ہی

الحمد لله که ایکہزار دوسو چودون ہجری مین

بلدہٗ دہلی کے درمیان علماءٗ دین نے اُن لوگونکی گمراہی پر جو چارون مذہب کے خلاف کو جائز اور مباح جانتے ہین باتفاق اور اجماع فتوا لکھا * اور دوسرے لوگ آپ کو محمدی اور دوسرے مذہب والونکو ناقص محمدی اور بدعتی کہتے ہین * چنانچہ اِس استفتا کو معہ فتوا کے ہندی زبان مین ترجمہ کیا * الله تعالی اہل سنت وجماعت کو اس بدعت سے محفوظ رکھے * مقدمہ بیان مین سوال کے جو اہل سنت نے لامذہبون کے حق مین پوچھا ہی * ما قولهم رحمهم الله درصورتے که شخصی حنفی مذہب خود را بر مذہب شافعی یا مالکی یا حنبلی ترجیح دہ آیا این درست است یا نے * و شخصی کہ حنفی المذہب باشد و دلائل مذہب شافعی وغیرہ را ضعیف و مرجوح داند آیا این شخص عامل بعمل صالح می بود و درین اتباع پیغمبر صلی الله علیه وسلم مثیو دیا نی * وکسی کہ مذاہب اربعہ را مرجوح دانستہ عمل بحدیث کہ بزعم خود صحیح دانستہ می کند و طاقت علمی این قدر ندارد کہ میان احادیث صحیحہ و ضعیفہ و متعارضہ امتیاز کند و قوی را از ضعیف جدا نماید و حقیّت مذہب اربعہ را

انکار کند و خلاف اجماع علماء اند و تقلید آئمہ اربعہ را بدعت داند آیا این شخص از اہل بدعت ہست یا نی بینوا توجروا

ترجمہ کیا فرماتے ہیں علما اس مقدمے مین رحمت کرے اللہ تعالی اُن پر کہ ایک شخص حنفی مذہب امام ابوحنیفہ رح کو امام شافعی اور امام مالک اور امام حنبل رح کے مذہب پر ترجیح دے یعنے اُن سے اچھا اور تحقیق مین بہتر جانے تو یہ جاننا اُسکا درست اور صحیح ہی یا نہین * اور جو کوئی حنفی ہو اور امام شافعی وغیرہ کے مذہب کی دلیلونکو ضعیف اور سُست جانے سو کیا ایسا شخص عمل کرنیوالا عمل صالح کا ہوگا اور آسمین اتباع رسول اللہ صلعم کی ہوتی ہی یا نہین * اور جو کوئی چارون مذہب کی دلیلونکو ضعیف جانکر اپنے زعم مین حدیث کو صحیح سمجھکر اُسکے موافق عمل کرتا ہی باوجودیکہ لیاقت علمی اُسکو اسقدر نہین کہ صحیح اور ضعیف اور متناقض حدیثون مین امتیاز کرسکے اور مضبوط و سست سے جدا کرے اور چارون مذہب کے حق ہونے پر انکار رکھتا ہی اور علماء کے اجماع کو خلاف جانتا ہی اور چارون اامون کی تقلید کو بدعت کہتا ہی آیا ایسا شخص بدعتی ہی یا نہین صاف جواب دو کہ اللہ تعالی کے پاس ثواب پاؤ * خلاصہ اصل دین اور مذہب سے مراد کیا ہی کہ خدا اور اُسکے رسول کے حکمون

اُنکی پیروی کرنی * سو ہر مذہب والے اپنے راویونکی روایت کو مقدم رکھکر اپنے دین اور مذہب پر اعتماد کرتے ہیں اور اِسی لئے اُسمین اور دوسرون مین اختلاف پڑتا ہی * اور یہی لازم ہی ہر مذہب والے پر کیونکہ وہ حسن سے روایت کرتا ہی اُنکے حال سے اور اُنکی خوبیون سے خوب واقف ہی اِتنا دوسرون کی روایت سے مطلع اور ماہر نہین * اور یہی طریق رہا ہی علما سے تابعین کا کہ مدینے کے رہنے والے مدینے کے عالمون پر اور کوفے کے رہنے والے کوفے کے عالمون پر جیسا چاہئے ویسا اعتماد اور اطمینان رکھتے تھے پر دوسرون کو بھی محض بے اعتماد نجانتے تھے * اور یہی معنے ہین جماعت کی پیروی کرنے کے * اِسی واسطے علما سے دین نے لکھا ہی کہ اگر کوئی پوچھے تم سے کہ اپنے مذہب اور دوسرے کے مذہب مین کیا فرق جانتے ہو تو کہنا چاہئے کہ اپنے مذہب کو ہم صواب پر یعنے خطا سے دور جانتے ہین اور دوسرے کے مذہب کو خطا سے قریب اور صواب کا احتمال اسمین سمجھتے ہین * اور جیسا احتمال صواب کا دوسرے کے مذہب مین ہی ایسا ہی ہمارے مذہب مین احتمال خطا کا ہی * اور یہی معنے ہین ترجیح کے * اور اِسکو کتاب الاشباہ والنظایر مین مفصل لکھا ہی * اور یہہ مذہب اور مضمون قرآن اور سنت اور اجماع

اور قیاس سے ثابت ہوا ہی آسمین کسی طرح سے شک وشبہہ
نہین * باب پہلا * مولانا محمد اسحق صاحب نے جو جواب دیا ہی
ذو اکے سوال مین وہ لکھا جاتا ہی * جواب *
در کتاب اشباہ می نویسد اذا سئلنا عن مذہبنا ومذہب
مخالفینا فی الفروع یجب علینا ان نجیب بان مذہبنا
صواب یحتمل الخطأ ومذہب مخالفینا خطأ یحتمل الصواب
انتہی * وقتی کہ کسی مذہب خود مذہب حنفی اختیار کرد لازم است کہ ترجیح
خواہد داد و چون ترجیح مذہب خود را داد و غیر مذہب خود را مرجوح
خواہد دانست و مذہب اربعہ را مرجوح نباید دانست اتباع ایشان
را اتباع کتاب وسنت باید دانست و کسی کہ امتیاز ندارد و در میان
احادیث کہ صحیح است یا غیر صحیح پس برو لازم است کہ
اتباع علما نماید و کسی کہ حقیت مذہب اربعہ ندانسته انکار اتباع
ایشان کند آنکس ضال است واللہ اعلم * محمد اسحق
ترجمہ کتاب اشباہ والنظایر مین لکھا ہی کہ جب پوچھے جاوین ہم اپنے
اور غیرون کے مذہب سے مسایل جزئیات مین تو واجب ہی
ہم پر کہ جواب دین اسطرح کہ ہمارا مذہب بے چوک ہی
اسمین چوک ہونے کا شبہہ بہت ضعیف ہی اور غیرون کے مذہب

مین چوک ہی اُسمین شبہہ ہی کہ بے چوک ہووے * پھر جس وقت
کسی نے اپنا مذہب حنفی اختیار کر لیا تو واجب ہی کہ ترجیح دیگا
کیونکہ اختیار کرنا اُسکا بھی دلیل ہی اُسکے ترجیح دینے کی اور
جب مذہب کو پسند کیا اور ترجیح دے چُکا تو دوسرے کے مذہب
کو سُست جانے ہی گا مگر چارون مذہب کو سُست نہ جاننا چاہیئے کیونکہ
اُن کی پیروی کتاب و سنت کی پیروی ہی * یعنے جو کوئی کتاب
اللہ اور سنت رسول اللہ کو سُست جانے تو وہ چارون مذہب کی
پیروی کو سُست کہے * سو مسلمان سُنی کا مقدور نہین کہ اُنکی پیروی
کو سُست جانے اور کہہ سکے * اور جو کوئی فرق نکر سکے حدیثون مین کہ
صحیح ہین یا غیر صحیح تو اُسپر واجب ہی کہ اُن علما کی پیروی کرے
جو فقہ کی قوت سے صحیح اور غیر صحیح مین امتیاز کر سکے ہون اور
اپنی عقل ناقص پر کسی حدیث کو صحیح یا غیر صحیح نہ کہے اور
ایک جانب پر عمل اختیار نکرے * اور جو کوئی چارون مذہب کا
حق ہونا نجانے اور اُنکی پیروی کا انکار کرے وہ شخص صاحب
ضلالت ہی * یعنے بعضی صورتون مین وہ کافر ہی اور بعضی مین مبتدع
خبیث اور بعضی صورتون مین فاسق * اور لفظ ضال کا عام ہی کافر
اور مبتدع اور فاسق کے لئے * چنانچہ قرآن شریف مین تینون قسم

نال کا لفظ اطلاق کیا گیا ہی * اِسی جہت سے مولانا نے لفظ ضال کا
نے جواب مین لکھہ دیا ہی * خلاصہ اِس جواب کا یہہ ہوا کہ جو کوئی
نے مذہب کو فروع مین غیرون کے مذہب پر ترجیح نہ دیگا وہ ابھی
مذہب ٹھہرا اور جب ترجیح دے چکا تو وہ ایک مذہب مین
ا * پھر اگر وہ سب مذہبون کو حق واقعی بے احتمال خطا کے سمجھے یا
سب کو بے شبہہ خطا پر جانے تو وہ اہل بدعت مین گنا جائیگا اور
مال بدحال * ہان اگر وہ اتباع چارون مذہب کا اور اہل حدیث کا
اِس طرح پر اختیار کرے کہ وہ کسی مذہب کی مخالفت شرعیہ عمل مین
ملاوے * مثلا اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کر لیا کرے گو فرض
نجانے اور تمام عمر کتّے کی رنگائی کھال پر نماز نہ پڑھے اور قلّتین کے
پانی سے جسمین کچھ نجاست پڑی ہو کبھی وضو نکرے اور تمام
عمر کو مسح کرے اور چارون مذہب کی رعایت کرکے اُن
مذہبون کی شرطین عمل مین لایا کرے تو وہ خاصا سُنّی بزرگ
ہی اور پکّا محمدی خالص * اُسکو جایز ہی کہ وہ آپ کو چار مذہبی یا
محمدی یا حنفی یا شافعی یا مالکی یا حنبلی کہلاوے اِسواسطے کہ وہ سب کچھ
ہی * اور جو کوئی ایک مذہب کی بھی شرطین پوری نکرے اور
اہل حدیث کی شرطین بجالاوے جیسے یہ نئے مذہب والے غیر

کہ کسی مذہب کو نہیں مانے تو وہ منقر اجماع امت مرحومہ کا مخالف ہی اُسکو محمدی خالص جاننا عین ضلالت ہی * ہان ویسا محمدی ہوگا جیسا عبد اللہ بن سبا اور حجاج بن یوسف ثقفی اور مسلم بن عقبہ تھا * حاصل یہہ ہی کہ ضال بھی اپنے تئین دین محمدی مین جانتا ہی پر اُسکے جاننے سے کچھ ثابت نہین ہوتا ثابت جب ہووے کہ اُمت مرحومہ اُسکو محمدی خالص جانے * یزید آپ کو امیر المومنین جانا کیا پر عامہ اُمت نے اُسکو امیر المومنین نجانا بلکہ جسنے اُسکو یون کہا بیس کوڑے لگوائے * پس ایسا ہی حال ہی اُسکا جو کہے کہ مین امامی ہون اور مطلب اُسکا یہہ کہ جو کوئی میری خرافات پر ایمان لاوے تو وہ امام برحق کا تابعدار ہی اور مسلمان کامل ہی نہین تو وہ سچا مومن نہین * سو ایسا ہی وہ لا مذہب ہی کہ جو برخلاف ساری اُمت مرحومہ کے ہوکر کہے کہ مین اور جو میری طرح مذہبون سے الگ ہوکر اتباع حدیث کا کرے وہ محمدی ہی اور باقی لوگ خالص محمدی نہین * سو ایسے خارجیون اور رافضیون سے ترک موافقت لازم ہی *

* دوسرا باب اُس سوال کے جواب کے بیان مین ہی جو مفتی صدر الدین نے اپنی مہر سے لکھا ہی * حنفی مذہب را ترجیح دادن مذہب خود بر مذاہب آئمہ ثلثہ بشرعا

درست وصحیح است * وکسی که مذہب یکی از آئمہ اربعہ را اختیار کند آنکس متبع سنت رسول اللہ است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم * وشخص عامی بلکہ عالم را نیز کہ بمرتبۂ اجتہاد نرسیدہ باشد تقلید یکی از مجتہدان اُمت واجب است * وبالفعل مذاہب چہار آئمہ از مجتہدان اُمت مشہور و متواتر و مقبول و مدوّن و منقول است پس تقلید یکی را ازین چہار آئمہ اختیار باید کرد * ومنکران حقیت مذاہب اربعہ وبدعت گویندگان تقلید ضال و مضل اند وہم اضلوا کثیرا وضلوا عن سواء السبیل کتبہ العبد المسکین

صدرالدین

ترجمہ حنفی مذہب کو ترجیح دینا اپنا مذہب تینوں اماموں کے مذہب پر ازروے شریعت کے درست اور صحیح ہی * اور جو کوئی چار اماموں میں سے ایک امام کے مذہب کو اختیار کرلے وہ شخص تابعدار ہی رسول اللہ کی سنت کا رحمت بھیجے اللہ تعالی اُن پر اور سلام * اور ہر شخص کو بلکہ عالم کو بھی جو اجتہاد کے مرتبے کو نہ پہنچا ہو اُمت مرحومہ کے چار مجتہدون مین سے ایک مجتہد کی پیروی کرنی ضرور اور واجب ہی * اور ایسا مذہب انھین چار امامونکا ہی جو اُمت مرحومہ کے مجتہد ہین * اور اُنکا مذہب مشہور اور متواتر اور کتابونمین لکھا گیا اور نقل کیا گیا ہی * سو پیروی

ایک کی انھیں چارون مین سے اختیار کرنی چاہئے * اور جو کوئی ان
چار مذہبون کو حق نجانے یا اُنکی پیروی کو بدعت کہے وہ خود گمراہ ہی
اور دوسرونکا گمراہ کرنیوالا * اور ایسون نے گمراہ کیا بہتونکو اور
خود بہک گئے سیدھی راہ سے یہہ جواب لکھا محمد صدرالدین نے *
خلاصہ اِس جواب کا یہہ ہی کہ ایک مذہب کا اختیار کرنا تعیین
کرکے واجب ہی * اور التقاط کرنا یعنے کوئی عمل ایک مذہب کے
موافق اور کوئی دوسرے کے موافق اپنے نفس کی خواہش کے
مطابق کرنا اور اِس خلط ملط کو محمدیت کہنا محض گمراہ ہونا
اور گمراہ کرنا ہی * اور ایسے لوگ ضالّین اور مضلّین
مین بیشک داخل ہین اگر کافر ہوکر مرین تو تعجب نہین
تیسرا باب جواب مین مفتی اکرام الدین کے وہ یہہ ہی
هذه الرواية صحيحة ومثلها مذكورة فى كتب
آخر لا حاجة الى تحريرها فاما اتباع الائمة الاربعة
لعلماؤنا واجب فما حال العوام من اعتقد غير
ذلك فيوشك ان يكفر لان الامة المرحومة الحقة
قد اجمعوا على مذاهب الاربعة وقد كان اقتداء
العلماء النحرير واولياء الكثير مثل غوث الاعظم

وغیرہ باحد الامام من الائمة الاربعة فمن خالف خالف الاجماع الامة ومخالف الجماعة حکمه مذکور فی الشرع هکذا وجدت الخلف والسلف کتبه

محمد اکرام الدین

ترجمہ یہہ روایت صحیح ہی اور اشباہ کی روایت ہی اور اس روایت کی مانند اور کتابون مین بھی منقول ہی اُن کے لکھنے کی کچھ حاجت نہین ۞ سو پیروی کرنی چار اماموں کی ہمارے علما کے حق مین واجب ہی پھر عوام کو کون پوچھے ۞ جو کوئی اعتقاد رکھیگا اُسکے سوا سے سو قریب ہی کہ وہ کافر ہو جاوے اِس واسطے کہ اُمت مرحومہ سبھی نے اتفاق کیا حق ہونے پر اِن چار مذہبوں کے اور ثابت ہوا اقتدا اکثر نامور عالموں کا اور بہت اولیاؤن کا جیسے حضرت غوث الاعظم قدس سرہ اور سوا سے اُنکے اِن چار اماموں مین سے ایک امام کے ساتھہ ۞ اب جو کوئی خلاف کریگا مخالف ہوگا وہ اجماع اُمت کا اور ایسی جماعت کے مخالف کا ذکر ہی شریعت مین ۞ یعنے وہ دوزخ مین پڑیگا اِسی طرح پایا مین نے متاخرین اور متقدمین کو لکھا اِس مسئلے کو محمد اکرام الدین نے

حاصل اِسکا یہہ ہوا کہ یہہ فرقہ خارجی معتزلی منکر علما اور اولیا کا بیشک اہل سنت کی جماعت سے باہر ہی ۞ اِنکے ساتھہ نہ صوفی ہین نہ فقہا

بے امام حو د مہد سے ہیں خراب اور گمراہ اِنکو نہ صوفیون مین جگہ نہ فقیہو نمین ٹھہرکانا * اور خلف اور سلف کے ذکر کرنے مین اشارہ اِس بات کا ہی کہ سلف ہمارے شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور اُنکے اقران * اور خلف ہمارے مفتی نظام الدین اور مولانا خواجہ احمد حنفی اور شاہ عبدالعزیز اور مولوی رفیع الدین اور شاہ عبدالقادر اور اقران اُنکے سب مقلد گذرے ہیں کوئی اِنمین سے لامذہب نتھا * سو ہم اُن جاہلون کا محض بیجا ہی * اور سلف اور خلف کا ذکر اِس لئے بھی کیا کہ ایک شخص شیخ عبدالحق محدث کی اولاد مین کا بھی اِن جاہلو نمین مل گیا ہی اُسکی سمجھ کے لئے اِن لفظون کو ادا کیا کہ اگر وہ ابنائی ہی تو علما اور اولیا کے ساتھ ہو کر تقلید کی راہ اختیار کرے اور اگر آبائی ہی تو اپنے خلف اور سلف کا طریق پسند کر لے * اور جو دونون نہین تو جاہے جدھر شیطان لے جاے * چوتھا باب مولوی عبدالخالق کے جواب کے بیان مین جو تینون مفتیون کے جواب کے مطابق جواب دیا ہی وہ یہہ ہی * هذا الجواب صحيح حق لما في الكتب المعتبرة منها في شرح عين العلم للملا علي القاري فلو التزم احد مذهبا كابي حنيفة والشافعي رحمهما الله فيلزم الاستمرار عليه فلا يقلد غيره في مسئلة

من المسائل هكذا في الدر المختار * وقال الشيخ العالم
الكامل المحدث الفقيه المتقي عبد الرؤف المنادي
في فيض القدير شرح الجامع الصغير يجب علينا اعتقاد
الأئمة الاربعة ولا يجوز تقليد اصحابة ولذا التابعين كما قاله
امام الحرمين من كل من لم يدون مذهبه فيمتنع تقليد
غير الاربعة في القضاء والفتيا لان مذاهب الاربعة
انتشرت وتحررت * وقد نقل الامام الرازي رح اجماع
المحققين على منع العوام من تقليد اعيان الصحابة وغير
هم * وهكذا قال الامام المحقق النووي في شرح الاربعين *
وهكذا قال ابن الحجر في رسالته * وقال الحافظ الاجل جلال
الدين الاسيوطي في الرسالة ان جهالا من الناس
قالوا ان النبي صلى الله عليه وسلم جاء بشرع واحد
ومن اين مذاهب الاربعة فهم منحرفون عن الرشاد و
الهدى والعلماء الربانيون بريئون من هذه الاقوال
المزخرفة

یہہ جواب صحیح اور تحقیقات ہی کیونکہ
معتبر کتابوں میں لکھا ہی اُن کتابوں میں سے شرح عین العلم کی ہی ملا علی قاری
سے * جب لازم کرلے ایک شخص ایک مذہب کو جیسا مذہب

ابو حنیفہ کا یا شافعی کا رحمت کرے اللہ اُن پر ﷽ سو لازم ہی کہ ہمیشہ رہے
اُسپر پھر دوسرے مذہب کی تقلید نکرے کسی ایک مسئلے مین بھی ﷽
اور اسی طرح ہی در مختار مین اور کہا شیخ کامل محدث فقیہہ متقی عبد
الرؤف مناوی نے فیض القدیر مین جو شرح ہی جامع صغیر کی کہ حدیث
کی معتبر کتاب ہی کہ واجب ہی ہم پر معتقد ہونا چار امامون کا اور جایز نہین
تقلید اصحاب کی اور ایسا ہی تابعین کی اُن لوگون سے کہ جنکا مذہب
کتابون مین جمع نہین کیا گیا جیسا کہ کہا ہی اُسکو امام الحرمین یعنے مکے اور
مدینے کے امام نے پھر سوا سے چار امامونکے غیر کی تقلید کرنی جایز نہین
نہ عملے مین نہ فتوا مین اس لئے کہ یے چار مذہب پھیل گئے اور لکھے
گئے کتابون مین ﷽ اور تحقیق نقل کیا امام فخر الدین رازی شافعی نے کہ
اجماع ہی محققون کا منع کرنے پر عوام کے صحابہ یا اُنکے سواے کی پیروی
کرنے سے ﷽ اور اسی طرح کہا امام محقق نووی نے شرح اربعین مین ﷽ اور
ایسا ہی کہا شیخ ابن حجر مکّی شافعی نے اپنے رسالے مین ﷽ اور حافظ
بزرگ امام جلال الدین سیوطی شافعی نے کہ بعضے جاہل کہتے ہین کہ
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک شرع لائے تھے اب یے چار مذہب کہا سے آئے
ہو وے لوگ پھر گئے ہین بھلائی اور ہدایت سے ﷽ اور عالم ربّانی ایک
۴ ور بیزار ہین اُنکی ایسی بیہودہ باتون سے

خلاصہ اِس جواب کا یہہ ٹھہرا کہ مذہب دین ہی اور دین جب تک خبر متواتر سے مدون پایا نجاوے تب تک معتبر نہین * اور جب مسلمانونکو محققون سے ایک مذہب مدوّن ہاتھہ لگ چکا اور وہ اہل سنت مین سے ایک جماعت کی راہ ثابت ہو گئی * پھر اُس جماعت کے خلاف کرنا اُسکو ایک مسلے مین بھی معاف نہین جب تک اُس جماعت سے زیادہ کوئی محقق جماعت ہاتھہ نہ لگے * اور یہہ بات کہ سواے اِن چارون مذہب کے اور کوئی بڑی جماعت اور سواد اعظم اُنسے بہتر دین و دیانت اور تحقیقات علم مین پائی جاوے سو ظاہرا ممکن نہین * اسی واسطے باجماع امت حکم ہوا عوام کو منع کیے جاوین اور کسی کی پیروی سے اِن چارون کے سواے اگرچہ وے کہین کہ ہم صحابہ اور تابعین کے پیرو ہین * کیونکہ صحابہ اور تابعین کی پیروی اِن چارون مین خوب گھر گئی * اب جو اُن چارون کی تقلید سے باہر ہی وہ حقیقت مین صحابہ اور تابعین کی تقلید نہین بلکہ خلاف سواد اعظم کے اپنے نفس کی تقلید ہی * یہہ ویسی مثل ہی جیسے کوئی کہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تقلید مین سب انبیا کی تقلید آگئی اب چاہیے کہ سب امت کو منع ہوے انبیا کی تقلید سے * یعنے بالفعل انبیا کی تقلید سواے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تقلید کے نہین ہی پس کہنا اُن علما کا بھی ایسا ہی ہی کہ صحابہ اور تابعین کی تقلید سے

عوام لوگ منع کئے جاوین کیونکہ جس بات کو وے تقلید صحابہ اور تابعین کی جانتے ہین وہ اُن کی تقلید ہی نہین تقلید اُنکی یا امام ابوحنیفہ یا امام شافعی یا امام مالک یا امام احمد حنبل رح کے مذہب کی ہی اور اُن چارون سے باہر ہو کر صحابہ اور تابعین کی تقلید محال ہی اور غلط بلکہ اُنہین تفرقہ ڈالنے والے اور خراب کرنیوالے * کوئی بات کسی مذہب کی اور کوئی کسی مذہب کی اپنے نفسونکی خواہش کے موافق مانتے ہین ایسے لوگ اہل بدعت سیئہ ہین ایسونکو صحابہ کا مقام بنانا چاہیے بلکہ اُنکو الفاظی اور اصحاب الراے والہوی کہئے * پانچوان باب

جواب مفتی محمد حیات لاہوری کے اُنھون نے مفتیون کے فتوا کے نیچے لکہا ہی اپنی مہر سے هذا الجواب صحیح مطابق للکتب التي عليها اعتماد العلماء من صلحاء امة نبينا صلى الله عليه واله وسلم * ترجمہ یہہ جواب درست ہی موافق کتابون کے جن پر اعتماد ہی عالمون کا جو ہین نیک پیغمبر کی اُمت کے صالحا ہین * خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ خدا اور رسول کے حکم سے صالحون کا اتباع ہم پر فرض ہی اور کتابین صالحون کی لکہی ہوئی ہین تقلید علمی کی تاکید سے * سو جو کوئی اُن

کتابون کا یعنے اشباہ کا یا شرح ملا علی قاری کے جو معین العلم کی شرح مین لکھا ہی اسکا یا در مختار کا یا فیض القدیر کا یا امام نووی کی شرح اربعین کا انکار کرے یا ان کتابونکی عبارت کو بدعت سیئہ سمجھے وہ بیشک مردود اور مطرود ہی اسکو اہل سنت و جماعت مین گنا چاہئے اور نہ اسکی بات پر اعتماد وہ مبتدع ہی جاہل ہی ضال ہی اور جو کچھ علم رکھتا ہی تو مضل ہی اور مغضوب علیہ اور ان کے ایک شاگرد نے انکی عبارت کے نیچے لکھا ہی وما قال علماء زماننا صحیح وان اللہ یفعل ما یشاء و یحکم ما یرید یعنے جو کہا ہمارے زمانے کے علما نے یعنے مولوی محمد اسحق صاحب اور مولوی عبد الحق* اور مولوی محمد حیات * اور مولوی صدر الدین * اور مولوی اکرام الدین نے وہ درست ہی یعنے ان صاحبون نے لا مذہبونکے حق مین جو فتوی لکھا وہ مطابق شریعت غراء محمدیہ کے ہی اور اسکے نیچے لکھا ہی عاجز حسین علی چھٹا باب بیان مین جواب بادشاہی مفتی سید رحمت علی خان کے وہ یہہ ہی*

حنفی المذہب را ترجیح دادن مذہب خود را بر مذاہب آئمہ دیگر صحیح و درست است* عام مسلمین بلکہ عالم غیر مجتہد را تقلید یکی

از مذاہب اربعہ واجب و متحتم است * پس بعد ثبوت حقیت مذاہب
اربعہ دوری نمیجوید ازان مگر مضل • فماذا بعد الحق الا الضلال
والأئمة المسلمين فيما فعلوا وامروا الناس بالعمل
بها كانوا محققين فانهم كانوا في طلبة الحق واما في حق عامة المسلمين
لا يكون في وسع كل احد ان يرجع الدلائل ويجتهد لكن ينبغي ان
يرجع اماما ويكون متبعا له جواهر الفتاوي في السراجية * وعن
خلف ابن ايوب البلخي قال ان الله جعل العلم بعد نبيه في اصحابه
ثم بعدهم في التابعين ثم بعدهم في ابي حنيفة واصحابه فمن شاء
فليرض ومن شاء فليسخط خزانة الروايات

اس مفتی کی مہر میں لکھا ہے سراج العلما ضیاء الفقہا مفتی
العدالت العالیہ السلطانی سید رحمت علی خان * اور انکے اور
مولوی عبد الخالق کے جواب کے پاس آخوند ملا شیر محمد مولوی رفیع
الدین صاحب کے شاگرد لکھتے ہیں هذا الجواب صحيح لا شك
ولا شبهة فيه كتبه الموسوم بالضد اسمه شير محمد خلاصہ اس
جواب کا یہ ہے کہ حنفی مذہب کو بہتر جاننا اور غالب جاننا اپنے
مذہب کو اور اور اماموں کے مذہب پر ٹھیک ہے اور درست ہی
اور سارے مسلمانوں کو بلکہ عالم غیر مجتہد کو بھی ایک مذہب کی

چارون مین سے واجب اور مستحسن ہی* اور جب حقیت چارون
مذہب کی ثابت ہوگئی اب انکا اسکا دعوی ہی گمراہ کرنیوالا*
سوحق کے بعد نہین ہی مگر گمراہی* اور مسلمانون کے امامون
نے جو کیا اور حکم کیا لوگونکو اُسکے کرنیکا وہ درست ہی کیونکہ وے محقق
تھے اور وے حق بات کو ڈھونڈھتے تھے اور سارے مسلمانونکے
حق مین ہر ایک کو یہہ مقدور نہین کہ اپنی دلیلون کو غالب کرے
اور اجتہاد کرے لیکن لایق یہی ہی کہ غالب کہے امام کو اور ترجیح
دیوے اُسکے مذہب کو اور مدد چاہے اُسکا پیر دجو اہر فتاوی سے ہی
سراجیہ مین* اور ابن ایوب ہاشمی کے حالت سے روایت ہی کہا
اُسنے کہ مقرر اللہ تعالی نے دیا علم اپنے نبی کے بعد اصحابون کو پھر
اُنکے بعد تابعین کو پھر اُنکے بعد ابی حنیفہ اور اُنکے شاگردون کو
اب جو چاہے راضی رہے اُسپر چاہے ناراض ہو ختم ہوا الروایات
مین ہی* یہہ جواب صحیح ہی اور اس مین کچھ شک اور
شبہ نہین لکھا ہی اسکو موسوم بصد شیر محمد نے* حاصل ان دونون
مفتیون کے فتوا کا یہہ ہی کہ امام اعظم ابو حنیفہ رح اور اُنکے
تینون شاگرد قرن محمود مین پیغمبر خدا ﷺ کے علم کے اُٹھانیوالے
تھے اور اپنے زمانے مین وے سب نیک لوگونمین کامل اور فقیہہ

اور امام امت تھے پھر پچھلے یانٹ عالموں نے بھی انکو اپنا پیشوا کہا
اور پیغمبر کے علم کے گنج انکو کہا اور انسے بیزار رہنے والے سے بیزار رہے
بلکہ اُسکو اہل سُنت جماعت سے خارج جانا یا معذور اور قصور وار
کہا اور ایسے کی پیروی نہ کی ؎ اور خلف ابن ایوب کے قول سے
صاف معلوم ہوا کہ امام ابو حنیفہ سے بیزار ہونے والے لوگ بڑے
خطاکار ہیں اور یہ بھی معلوم رہے کہ تینوں مذہب کے سچے علما آپ کو
ابو حنیفہ کے عیال اور تابعدار سمجھے ہیں اور جس قول کو اُنکے اپنے زعم
مین حدیث صحیح اور سُنت مشہورہ سے برخلاف جانتے ہیں اُسکو
اُنہیں کے کہے مطابق چھوڑ دیتے ہیں اور اسقدر ترک تقلید کو مجتہد
کے حق مین خلاف دین نہیں کہتے بلکہ تقلید ہی کہتے ہیں گو کہ عرف مین
لوگ اُسکو خلاف کہیں اور پچھلے مجتہد کو پہلے کا مخالف ٹھہراوین
حقیقت مین وہ اپنے اجتہاد کے موافق اس پہلے مجتہد کا تابع
ہی نہ اُسکے مذہب کا رد کرنیوالا ؎ پہلے شخص کا یہی مذہب تھا کہ جو
مسئلہ بعد تحقیق کامل کے خلاف قرآن و سنت مشہورہ کے ہو اُسکو
نہ مانے بلکہ عمل کرنا اُسپر حرام جانے سو جو کہے کہ امام مالک یا امام
شافعی رد کرتے تھے امام اعظم کے قول کو وہ چھوٹا ہی اور اُسنے ابھی
کچھ دین اور مذہب نہیں سمجھا بلکہ بُری تقلید مین گرفتار تھا کیونکہ

رد کرنا اور ہی اور عمل نکرنا اور اگر عمل نکرنے کا نام رد کرنا ہے
تو لازم آوے کہ بخاری نے مسلم کی حدیثونکو اور مسلم نے بخاری
کی حدیثون کو اور ابو داؤد نے ترمذی کی اور ترمذی نے ابو داؤد کی
حدیثون کو رد کیا اور امام شافعی نے بہت حدیثیں صحاح ستہ کی رد کین
معاذ اللہ من ذلک الفہم العمیق

باب ساتوان بیان مین جواب مولوی مملوک علی اور مولوی سید محمد
کے دعوے ہی* حنفی مذہب مذہب حنفی را بر مذاہب ثلثہ راجح دانند
و دلائل مذہب خود را از دلائل دیگر مذاہب مظنون الحقیقۃ پندارد
کما وقع فی الاشباہ والنظائر وقال فی جامع الرموز اعلم ان المذہب
ان لا یقلد الصحابۃ والتابعون الا ابو حنیفۃ فان عیسی علیہ السلام
حین ینزل من السماء یحکم بمذہبہ کما فی الفصول الست انتہی
وفی السراجیۃ قال الشافعی رحمہم اللہ الناس کلہم عیال ابی حنیفۃ
فی الفقہ ولہذا قیل مسلم لابی حنیفۃ سبعۃ اثمان العلم انتہی
وکسی کہ مذہب اربعہ را مرجوح دانستہ است خود دعوی عمل بحدیث
صحیح می کند و طاقت تمیز این قدر ندارد کہ در احادیث صحیحہ
وضعیفہ و متعارضہ امتیاز کردن تواند این چنین کس خوف بہ کفر است
فی القنیۃ من قال لا اقول بفتوی الائمۃ ولا اعمل بفتواہم فہو یرید [illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واجماع الامۃ وتنبیہات النصوص فیلزمہ التوبۃ والاستغفار وقیل ان لم یکن مجتہد ایخشیٰ علیہ الکفر انتہیٰ

واما منکر تقلید مذاہب اربعہ پس ضال ومضل وساعی در ارض است بفساد وچہ اجماع است بر عدم خروج از مذاہب چہار گانہ بعلت اینکہ بعد از صدی چہارم مجتہد ناپیدا ست چنانچہ در اذکار امام نووی مذکور است من شاء فلیرجع الیہا ودر حدیث شریف وارد است اتبعوا السواد الاعظم من شذ شذ فی النار وفی الاشباہ والنظائر انہ مما لاینفذ القضاء بہ اذا قضی بشیئ مخالف الاجماع وھو ظاھر وما خالف الائمۃ الاربعۃ مخالف للاجماع وان کان فیہ خلاف لغیرھم فقد صرح فی التحریر ان الاجماع انعقد علی عدم العمل بمذھب مخالف للاربعۃ لانضباط مذاھبھم واشتھارھا وکثرۃ اتباعھم انتہیٰ

وہرگاہ بر عدم خروج از مذاہب اربعہ اجماع واقع شد پس منکر مذاہب اربعہ را توبہ واستغفار از ہفوات خود لازم است والا باخوف کفر دست وگریبان است ٭ نعوذ باللہ من سوء الاعتقاد وھدانا اللہ الی سبیل الرشاد ٭ قال علیم اللہ بن عبد الرزاق المکی الحنفي في رسالتہ المسماۃ بحبل المتین في احکام المرتدین اذا استحل حراما مما حرم بالاجماع او حرم حلالا مما احل بالاجماع

او انکر فریضة اجماعیة او حجة او وعدا او وعیدا مماذکرہ اللہ فی
القران او الاحادیث المتواترة فان انکار القران والاحادیث و
الاجماع کفر بالاجماع انتہی واللہ اعلم

سیل محل

ترجمہ حنفی مذہب اپنے مذہب کو اور
مذہبون پر غالب جانے اور اپنے مذہب کی دلیلون سے حقیت
مین قریب یقین کے سمجھے جیسے کہ کتاب اشباہ و نظایر مین ہی
اور کہا جامع الرموز مین کہ جان رکھہ اے طالب علم کہ تحقیق
مذہب یہہ ہی کہ تقلید کی بجاوے اصحاب کی اور نہ تابعین کی مگر
ابوحنیفہ کی تحقیق سو یون ہی کہ جب عیسی علیہ السلام اترینگے آسمان
سے حکم جاری کرینگے ابو حنیفہ کے مذہب کے موافق اور اسی طرح
پر ہی فصول ستہ مین یعنے حضرت خواجہ محمد پارسا حنیفی اصولی نے
لکہا ہی اپنی کتاب فصول ستہ مین اور سراجیہ مین ہی کہ فرمایا امام
شافعی رح نے سب لوگ فقہ مین عیال ہین ابو حنیفہ کے اور
اسی واسطے کہا ہی علم کے آٹھہ حصے ہین سات ابو حنیفہ کو ملے اور
ایک مین اور سب شریک ہین اور جو کوئی مذہب ابو حنیفہ کو
سنت جانکر اپنی سمجھہ کے موافق دعوا عمل حدیث صحیح کا کرتا ہی اور
طاقت علمی اسقدر نہین رکھتا کہ حدیث صحیح اور ضعیف اور

معارض مین فرق کرے تو ایسے آدمی کو خوف کفر کا ہی یعنے شرع کی رو سے ہلاکی مین پڑا ہی اور جو کہے کہ قایل نہین ہوتا مین اماموں کے فتوے کا اور اُسپر عمل نہین کرتا تو وہ رد کرنیوالا ہی رسول خدا ﷺ پر اور اجماع امت پر اور دلایل شرعی کی تنبیہات پر سو لازم ہی اُسکو توبہ اور استغفار * اور یون کہا گیا ہی کہ اگر وہ صاحب اجتہاد نہین تو خوف ہی اُسپر کفر کا اور منکر چارون مذہب کی حقیت کا گمراہ ہی اور لوگونکو گمراہ کرنیوالا اور فساد ڈالنیوالا زمین مین اسلئے کہ تمام امت کا اجماع ہی چارون مذہب سے نہ نکلنے پر * کیونکہ بعد چوتھی صدی کے مجتہد کا ہونا موقوف ہوا چنانچہ اذکار نووی مین لکھا ہی جو چاہے دیکھ لے * اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ پیروی کرو بڑے گروہ کی جو کوئی جدا ہوگا اکیلا جا پڑیگا دوزخ مین * اور اشباہ و نظایر مین ہی اُن قسموں سے کہ قاضی کا حکم اُس کر کے جاری نہین ہوتا ہی ایک بات یہہ ہی کہ حکم کرے اجماع کے خلاف کا اور وہ ظاہر ہی * اور جو حکم کہ مخالف ہو چارون اماموں کا وہ مخالف ہی اجماع کا اگرچہ اسمین خلاف ہو اوروں کا * اور تحریر مین تصریح کیا گیا ہی کہ اجماع ہو گیا ہی اس بات پر کہ چارون اماموں کے خلاف پر عمل نکیا جایگا اسواسطے کہ اُنکا مذہب ضبط ہو چکا اور مشہور ہو گیا اور اُسپر چلنے والے بہت

ہوئے فقط * یعنے اِن چار مذہب کی حقیت پر اجماع ہوا خلاف پر اسکے عمل
جائز نہین ہی * اور جب اُن چارون مذہبوں سے نہ نکلنے پر اجماع ہو گیا
تو اُن کے منکر پر اپنی بیہودہ گوئی کے سبب توبہ اور استغفار لازم
ہی نہین تو آگے کفر کا سامنا ہی * پناہ مانگتے ہین ہم خدا کی بُرے عقیدے
سے ہدایت کرے اللہ ہمکو نیک راہ پر * کہا ہی علیم اللہ عبد الرزاق
کے بیٹے نے اپنی کتاب حبل المتین مین جو مرتدونکے احکام کے بیانمین ہی
کہ جب کوئی حلال جانے اُس کو جو حرام ہوا اجماع سے یا حرام جانے
اُسکو جو حلال ہوا اجماع سے یا انکار کرے کسی فرض اجماعی کا یا
سنت کا یا وعدے کا یا وعید کا جسے بیان کیا اللہ تعالی نے قرآن مین یا
ذکر ہوا اُسکا متواتر حدیثون مین سو اُن تینون کا انکار یعنے قرآن اور
احادیث متواتر اور اجماع کا کفر ہی و اللہ اعلم فقط * خلاصہ اِس جواب کا
یہہ ہی کہ صحابہ اور تابعین کی تقلید سوا اِن چار مذہبون کے کہین
لکھی نہین گئی کہ انکی تقلید کی جاوے گو کہ اصل تقلید صحابہ اور تابعین
کی ہی * پر اب ہونا اُس تقلید کا ممکن نہین سوا اِن چار کے
کیونکہ وہ مدوّن یعنے لکھا نہین گیا * پھر جو کہے کہ امام مالک رح نے
علم اور عمل صحابہ کا موطا مین مدوّن کیا ہی تو اب چاہیے کہ اِن چار
کی پیروی مین حصر صحیح نہو * اُسکا جواب یہہ ہی کہ اُس کتاب

میں عمل اہل مدینہ کا مذکور ہی * اور صاحب کتاب نے خود منع کیا ہی
اور کہا ہی کہ صحابہ اور تابعین دور دور از پھیل گئے حقیت کو اِسی کتاب
پر منحصر نہ کھو * علاوہ وہ کتاب بھی اکثر احکام اور مسایل میں مطابق
احکام حنفیہ کے ہی * اور اکثر کتابوں میں امام ابوحنیفہ اور
اُنکے اصحاب نے تصریح کر کے لکھ دیا ہی کہ ہم نے جو کچھ لکھا اور کہا سو
کتاب اور سنت اور آثار صحابہ اور تابعین سے باہر نہیں * اور عیسی علیہ السلام
کا حکم کرنا ابوحنیفہ کے مذہب پر ظاہر ہی اِس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا ہی کہ میرے بعد ابوحنیفہ ہوگا اُسکے ہاتھ پر اللہ میری سنت کو
جاری فرماویگا * اور یہہ بھی فرمایا ہی کہ عیسی اور مہدی میری
سنت پر ہووینگے * سو اِسی سے لازم ہوا کہ عیسی علیہ السلام ابو
حنیفہ کے مذہب پر حکم کریں کہ وہ مذہب عین سنت ہی رسول
کی اور طریق صحابہ اور تابعین کا * اور جو کوئی چاروں مذہب کو
مرجوح جانے اور عمل کرے اپنے زعم پر حدیث کے موافق مثلاً
کہے کہ کُتّے کا چمڑا پکا کرنے سے پاک ہوتا ہی اُسکا مصلّا بناوے اور
کل اہاب دبغ فقد طہر کو دلیل پکڑے اور قلتین سے . جسمیں
چوہا مرگیا ہو وضو کرے اور اذا بلغ الماء قلتین لم یحمل خبثا
کو سند کرے اور سارے سر کا مسح نکرے اور حدیث ناصیہ کو دلیل

لاوے اور اونٹ کا گوشت کھا کر وضو نکرے اور نماز پڑھے
اور حدیث اکل کتفا ولم یتوضأ کو دلیل کرے * اور اسی طرح
نماز پڑھے اور کہے کہ چارون مذہب مرجوح ہیں اور میرا یہہ مذہب
راجح ہی اور اصل محمدیت یہی ہی اسکا منکر مبتدع ہی * سو البتہ
ایسا آدمی خارجی ہی اور بیشک مبتدع اور مخالف ہی
رسول اللہ کی صحیح حدیث کا * ان الحلال بین والحرام بین
وبینهما مشتبهات فمن اتقی الشبهات استبرء لدینه وعرضه
اور مخالف ہی وہ اجماع کا اور قرآن کا بھی کیونکہ فرمایا ہی اللہ تعالی نے
اما الذین فی قلوبهم زیغ فیتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تاویله
اسنے مشتبہات مذاہب اربعہ کو فتنہ انگیزی کے واسطے لیا
اور تاویل اسکی بنائی کہ وہ بھی حق ہی اور یہہ بھی * میں نے دونون
حق جمع کر لئے تو کیا ہوا اور یہہ نہ سمجھا کہ یہہ مجموع امر سب کے
نزدیک باطل ہی * اور کوئی جماعت مسلمان کی ایسی نماز کی صحت
کے قائل نہین کوئی کسی جہت سے کوئی کسی جہت سے * اور ایسے ہی پیروی
کو نفس کی پیروی کہتے ہین اللہ تعالی امت محمدی کو ایسے
فتنہ انگیزون سے بچاوے

آٹھوان باب * صاحب زادہ

میان احمد سعید کے جواب مین * لکھا ہی انھون نے قال الامام الربانی

فی المجلد الثانی من مکاتیبه مثل روح الله مثل امام اعظم کوفی
است که به برکت ورع و تقوی و بدولت متابعت سنت
درجهٔ علیا در اجتهاد و استنباط یافته است که دیگران در فهم آن
عاجز اند و مجتهدات او را بواسطهٔ دقت معانی مخالف کتاب و سنت
دانند و او را و اصحاب او را اصحاب الرای پندارند

کل ذلک لعدم الوصول الی حقیقة علمه ودرایته وعدم الاطلاع علی
فهمه وفراسته امام شافعی گرشمهٔ از دقت فقاهت او علیه
الرضوان دریافت که گفت الفقهاء کلهم عیال ابی حنیفة
و بواسطهٔ همین مناسبت که بحضرت روح الله دارد تواند بود آنچه
حضرت خواجه محمد پارسا در فصول سته نوشته است که حضرت
عیسی علی نبینا وعلیه الصلوة والسلام بعد از نزول بمذهب امام ابی
حنیفه عمل خواهند کرد * بی شایبه تکلف و تعصب گفته میشود که نورانیت
این مذهب حنفی بنظر کشفی در رنگ دریای عظیم می نماید و سایر
مذاهب در رنگ حیاض و جداول بنظر می درآیند * ناقص چند
احادیث چند را یاد گرفته اند و احکام شرعیه را در آن منحصر
ساخته ماوراء معلوم خود را نفی می نمایند * چون کرم که در سنگ
نهان است زمین و آسمان او همان است * وای هزار وای

• از تعصب ہای باریک ایشان و از نظرہای نارسا ایشان بانی فقہ ابو حنیفہ است وسہ حصہ فقہ او را مسلم داشتہ اند و در ربع باقی ہمہ شرکت دارند در فقہ صاحب خانہ او است و دیگران ہمہ عیال وی اند والامر الی اللہ سبحانہ انتہی

احمد سعید مجددی

فرمایا حضرت امام ربّانی مجدّد الف ثانی قدس سرہ نے اپنے مکتوبات کی دوسری جلد میں کہ حال روح اللہ کا حال امام اعظم کوفی کا ہی کہ پرہیزگاری اور پارسائی کے سبب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی متابعت کی دولت کے باعث اُنھوں نے ایسا بڑا درجہ اجتہاد اور استنباط میں پایا کہ اور لوگ اُسکی فہم میں عاجز ہیں اور اُنکے اجتہادی مسایلکو معنی کی باریکیون کے سبب کتاب و سنت کے مخالف جانتے ہیں ❊ اور اُنکو اور اُنکے یارون کو اصحاب الرائے گمان کرتے ہیں ❊ سو یہہ قصور اس لئے ہی کہ اُن کے علم کی حقیقت تک نہین پہنچے اور اُسکو دریافت نکیا اور اُنکے فہم اور ہوشیاری پر مطلع نہوے ❊ حضرت امام شافعی رح نے ایک شمہ اُنکی فقاہت کا دریافت کر کے فرمایا کہ سارے فقیہہ عیال ہین ابو حنیفہ کے ❊ اور اسی مناسبت کے باعث کہ وے روح اللہ سے رکھتے ہین

ہر سکتا ہی جو حضرت خواجہ محمد پارسا رح نے فصول ستہ میں لکھا ہی
کہ حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام اترنے کے بعد امام
ابو حنیفہ کے مذہب کے موافق حکم فرماوینگے * سوبے تعصب اور تکلف
کے کہا جاتا ہی کہ نورانیت اِس حنفی مذہب کی نظر کشفی مین
بڑے دریا کے رنگ پر معلوم ہوتی ہی اور دوسرے مذہب
بہ نسبت اُسکے مثال حوض اور نالون کے نظر آتے ہین * کتنے
ناقص لوگون نے کئی ایک حدیثن یاد کرلی ہین پھر احکام شرعی
کو اُسیقدر مین منحصر جانتے ہین * اور جو اُنکو معلوم نہین اُسکی
نفی کرتے ہین * جیسا پتھر کا کیڑا جو اُسمین رہتا ہی وہ اُسی کو اپنے
حق مین زمین و آسمان جانتا ہی * افسوس ہزار افسوس اُنکے
باریک تعصبون پر اور ٹیڑھی نظرون پر * بانی فقہ کے امام ابو حنیفہ
ہین اور تین حصے علم فقہ کے اُنکے لئے مسلم رکھے گئے ہین اور باقی
چوتھائی مین سب مجتہد اور فقیہ شریک ہین * فقہ کے علم مین
صاحب خانہ وہی ہی اور دوسرے سب عیال اور اطفال
اُسکے اور حکم اللہ تعالیٰ کا ہی * خلاصہ اِس جواب کا یہہ ہوا
کہ حضرت امام ابو حنیفہ رح صدیقین اور شہدا اور صالحین مین
اِس اُمت کے داخل ہین اور حضرت عیسی علیہ السلام اترنے کے

پیچھے اسی اُمت کی راہ اختیار کرینگے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے موافق اور خوب پختہ اور جاری ہوگی * سو بیشک وہ راہ امام ابوحنیفہ کی اور اُنکے مقلدون کی ہی * پس جس طرح ہمکو حکم ہی کہ ایسا ہی نوتقوی کرو اور سچّون کے ساتھ رہو ایسا ہی حضرت عیسی علیہ السلام کو حکم ہی کیونکہ حقیقت مین سچّون کا ساتھ رسول اللہ صلعم کا ساتھ ہی اور خدا ہی کا حکم بجالانا ہی * حضرت عیسی علیہ السلام نماز پڑھینگے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے پیچھے جیسے نماز پڑھی حضرت رسول اللہ نے عبد الرحمن بن عوف کے پیچھے *

اور میان ابوسعید مجددی کے جواب کے نزدیک مولوی محمد علی رامپوری نے جو حضرت امیرالمومنین قدس سرہ کے خلیفہ ہین اُنھون نے لکھا ہی * اقول وبہ استعین تحریر حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی حکیم الامۃ المحمدیہ صاحب الطریقۃ المجددیۃ علی الصواب وخلافہ بطلان وخذلان وکذا سمعت من مولانا الامام السید احمد ایدہ اللہ ومولانا الشیخ عبد العزیز الدهلوي ومولانا محمد اسمعیل الشهید وغیرهم عربا وعجما رضي الله عنهم واللہ اعلم بالصواب

محمد علي عفي عنه

ترجمہ لکھا حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رح کا بہت خوب

اور بھیاب ہی خلاف اُسکے جھو ٹھہ ہی اور گمراہی ۰ اور ایسا ہی سُنا مینْ نے حضرت امام سید احمد صاحب سے اور مولانا شیخ عبد العزیز دہلوی اور مولانا محمد اسمٰعیل شہید وغیرہ عرب اور عجم کے لوگون سے اور اللہ بڑا جاننے والا ہی صواب کو * اور آہی کے پاس لکھا ہی مولوی زین العابدین الکاظمی عفی اللہ عنہ نے * جو کچھ حضرت مجدد الف ثانی کے مکتوب مینْ لکھا ہی حق ہی اور بہتر

زین العابدین الکاظمی

باب نوان مولوی محبوب علی کے جواب کے بیان مینْ

بسم اللہ الرحمن الرحیم جواب حنفی مذہب را ترجیح دادن مذہب خود بر مذہب غیر خود اگرچہ در اہل سنت وجماعت معدود باشند واجب است کہ مذبذب ماندن کار منافق واہل ضلال است بلکہ بدون از عمل بیقین وطرح شک عامل بعمل صالح نمی شود واتباع مذہب حق پیروی سواد اعظم است وخلاف آن ضلالت وگمراہی است کہ صاحب آن بعذاب النار موعود است لقولہ علیہ السلام اتبعوا السواد الاعظم ومن شذ شذ فی النار پس کسی کہ مذاہب اربعہ را مرجوح داند وبزعم خود حدیثی را صحیح دانستہ برخلاف مذاہب اربعہ در عمل آرد او مبتدع است وفی النار است واز اہل حدیث ہم نیست وصوفیان باصفا نیز از آن گمراہ بیزار اندو

کسی کہ حقیت مذاہب اربعہ را انکار کند و خلاف محمدیت پیدا شد
حنفی یا شافعی یا مالکی یا حنبلی شدن را بدعت سیئہ داند و از گفتن
آن نفرت نماید او از اہل آن بدعت است کہ نماز و روزہ و
جہاد و غزوہ و حج صاحب آن مقبول نمی شود و بدین عقیدت او را
از اہل اسلام خارج می کنند چنانکہ موئی را از خمیر آرد بیرون
می اندازند پس از چنین مضل مغوی اجتناب و احتراز فرض است
و صحبت با وی و درکنار او بدعت وی حرام شدید و او است
آنکہ توقیر شش مانند ہدم اسلام است و او خود در زمرۂ مغضوب
علیہم داخل است و تابعانش در ضالین اند و اما تابعان مذہب حق
کہ بیقین و رسوخ تابع اند بر آیت کریمہ یا ایہا الذین آمنوا
اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین عمل کنندگان اند ترجمہ جواب
حنفی مذہب کو اپنا مذہب غالب رکھنا اپنے غیر کے مذہب پر اگرچہ وے
سنت و جماعت میں گنے جاتے ہوں فرض ہی اس لئے کہ متردد
رہنا دین کے کام میں منافق کا کام ہی اور گمراہ کا بلکہ سوا سے عمل
یقینی اور دفع کرنے شک کے عمل کرنیوالا عمل صالح کا نہیں ہوتا
اور پیروی مذہب حق کی تابعداری سواد اعظم کی ہی اور اسکے
برخلاف بھٹکاؤ ہی اور گمراہی کہ اسکے عمل کرنیوالے کو دوزخ کے

عذاب کا وعدہ دیا گیا ہی موافق حدیث پیغمبر علیہ السلام کے کہ پیروی کرو بڑی جماعت کی اور جو الگ رہیگا تنہا پڑیگا آگ میں * سو جو کوئی چاروں مذہب کو ضعیف اور برا جانے اور اپنے گمان سے کسی حدیث کو صحیح جان کر چاروں مذہب کے خلاف کو عمل میں لاوے تو وہ مدعی ہی اور دوزخی * اور وہ اہل حدیث سے بھی ہیں اور سچے صوفی بھی ایسے گمراہ سے بیزار ہیں * اور جو کوئی چار مذہب کے حق ہونے کو انکار کرے اور حنفی یا شافعی یا مالکی یا حنبلی ہونے کو محمدی کے خلاف جانے اور اُسکو بڑی بدعت سمجھے اور اُس مذہب کے اختیار کرنے سے نفرت کرے ایسا شخص اُن اہل بدعت سے ہی کہ جس کا نماز روزہ حج زکوۃ جہاد وغیرہ اعمال نیک قبول نہیں * اور اِس عقیدے کے باعث اُسکو اسلام سے خارج کرتے ہیں. جس طرح بال کو گوندھے آٹے سے اور ایسے گمراہ کرنیوالے مغوی سے بچنا فرض ہی * اور ایسے سے محبت رکھنی اور اُسکی بدعت سے درگذر کرنا سخت حرام ہی * اور جسنے ایسے شخص کی توقیر اور تعظیم کی تو گویا اُسنے اسلام کو گرا دیا * اور وہ شخص مغضوبوں میں داخل ہی اور اُسکے تابعدار گمراہوں میں * ور جو لوگ مضبوطی کے ساتھ تابع ہیں مذہب حق کے وسے اُمر،

آیت قرآنی کے مضمون پر عمل کرنیوالے ہیں یا ایها الذین امنوا اتقوا الله وکونوا مع الصادقین خلاصہ اِس جواب کا یہہ ہی کہ تقلید مع الترجیح سچی دلیلون کے ساتھہ قرآن شریف کی واضح ہی اور وجوب اِس تقلید کا باتفاق علما ثابت ہی تمام حنفی قائل ہیں کہ مذہب حنفی کو لازم کر لینے کے بعد مذہب مذکور کے دلایل حقہ کے قایم ہونے تک اِس مذہب کے مسلون سے خارج نہووے اور اِسی لئے مذہب بدلنے والے پر تعزیر مقرر ہی * اور جس شخص نے برخلاف جمہور کے انتقال مذہب کو جایز کیا اُس کا قول نامعتبر ہی اور سواد اعظم اس بات کے برخلاف ہی * اور یہہ بات چارون دلیلون سے ثابت ہی اول قول اللہ تعالی کا

یا ایها الذین امنوا اتقوا الله وکونوا مع الصادقین

ای مسلمانو ڈرو اللہ سے اور رہو ساتھہ سچون کے * اور آیا ہی

لا تغلوا في دينكم غير الحق ولا تتبعوا اهواء قوم قد ضلوا من قبل واضلوا كثيرا وضلوا عن سواء السبيل

یعنے زیادتی نکرو اپنے دین مین سواے حق کے اور پیروی نکرو اُس قوم کی بدعتون کی جو گمراہ ہوچکے پہلے سے اور گمراہ کئیے اُنھون نے بہتونکو اور بھٹکے وے سیدھی راہ سے * اِن دو آیتون سے معلوم ہوا

کو مماثین اور مضامین کو پہچانے اور رصادقین کو ان دونون سے امتیاز کر کے انکا ستھہ طہارت اور صداقت مین سمجھوتے کہ یہہ واجب ہی * اور اسی واسطے اہل فقہ نے فقیہہ کی روایت کو غیر فقیہہ کی روایت پر ترجیح دیا ہی * غیر فقیہہ کی روایت مین بہ نسبت اُسکی خطا کا احتمال غالب ہی اور صدق کامل فقیہہ مین زیادہ تر مظنون ہی * اور یہی مذہب ہی ابو حنیفہ رح کا تحقیقات دینی مین اصولا اور فروعا * اور جب کہ غلو فی الدین اصل ہی ضلالت کا تو چاہئیے کہ صادق ہونا فقیہہ کا یقین کرے اور جب تک یہہ یقین نکرے تو وہ غالی ہی دین مین * اور غالی دین مین اُسے کہتے ہین جو اعتدال شرعی سے بڑھجاوے اور اپنی راستے سے جماعت کی نقل کے خلاف عمل مین لاوے * پس جو فقیہہ کہ جماعت صادقین کی نقل کو صحیح کر کے اُسپر عمل کا التزام کرلے اور اُنکو اوَر سبھون سے اصدق پاوے از روے احکام شرع ظاہر کے تو اُس نقل کو اوَرون کی نقل سے اور اُنکی عقل کو اوَرونکی عقل سے اعلی اور اولی سمجھ کر اُنکے مذہب کو جو فی الحقیقت انکے رسول کی نقل ہی اصوب اور اقرب الی الحق جانے اور دوسرے اُنھون کے مذہب پر ترجیح دیوے اور مناظرہ کے وقت یون ہی زبان پر لاوے تو بیشک ایسا شخص

ہدایت اور حق پر ہی کہ شکر کرنا سچے مذہب والوں کا خدا کا شکر کرنا ہی اور ذکر کرنا اُنکا اور اُنکی سعیوں مشکور کا موجب نزول رحمت الہی ہی * اور ناشکری انکی اور گمنام کر دینا اُنکے نام کو جنکی ایسی سعی ہو حرام * حق جل وعلی قرآن شریف مین امام اول کی طرف سے نقل فرماتا ہی کہ اُسنے یون دعا کی واجعل لی لسان صدق فی الاخرین اور کر دے میرے واسطے زبان سچ پچھلون مین یعنے میرے لیئے شکر گذار پیدا کیجو پچھلے زمانے مین * معلوم رہے کہ امام اعظم اور اُنکے شاگرد جماعت کثیر فقہاے بے نظیر اور مجتہدون سے مقدم تھے اور صدق کی کمالیت کے اسباب بہ نسبت پچھلون کے اُنکی جماعت مین زیادہ حاصل تھے * اور اُنکی جماعت بھی اور مذہب کے فقہا کی جماعت سے زیادہ ہوئی * اور کم کوئی فقیہہ اُنکی جماعت کی تقلید سے پھرا * اور بعضے مجتہد فی المذہب جو اُس جماعت کے خلاف چلے تو آج تک اُنکی دلیل اُس قوم پر قایم نہین ہوئی اور کذب کا الزام اُن پر رکھہ نہین سکے * اور کوئی دلیل دلایل اربعہ سے اُن کے مسلون کے رد مین بخوبی پیش نہین کر سکے تا کہ معلوم ہووے اُنکی صدق اور حقیت * پس جو کوئی بے دلیل قوی شرعی ابو حنیفہ کی جماعت کو غیر صادقین جانے

اور ارکا ساتھ چھوڑ کر اُن لوگوں سے آپ کو اعلیٰ درجے کا محمدی جانے وہ خطا کار ہی اور صواب سے دور ہی * اور جماعت حنفیہ کا تابعدار غالبا صواب پر ہی احتمال ضعیف ہی کہ خطا ہو یہی مذہب ہی جس کو ہم نے دین اسلام سمجھکر پکڑا ہی * اللہ تعالیٰ کرے کہ اسی پر ہمارا خاتمہ ہووے آمین یارب العالمین * اور جو کوئی ایسی سمجھ والے کو غالی کہے یا بدعتی بدعت سیئہ کا جانے وہ بیشک گمراہ ہی اُسکو نہ مذہب کا اتباع ہی نہ سنت کا نہ اجماع کا نہ قیاس کا وہ اہل سنت سے خارج ہی * اور اسی طرح شافعی اپنے مذہب کو ترجیح دیتے ہیں * اور امام رازی شافعی نے جابجا تفسیر کبیر میں اور کئی کتابوں میں اپنے مذہب اور اپنے امام کو ترجیح دیا اور اُسی طرح مالکیون اور حنبلیون نے * اِس لئے کہ ترجیح نہ دینے والا باجماع چار مذہب کے مذبذب ہی اور جمہور کی راہ کے خلاف * اور اسیواسطے اجماع ہوا چار مذہب کا اِسپر کہ حق دایر ہی اِن چار میں * یعنے حق مذہب ان چار سے باہر نہیں * جتنے مسائل متفق علیہ ہیں اُنکا انکار کفر ہی * اور جو مسئلے مختلف فیہ ہیں اُنمیں ہر ایک قوم کو اپنے مجتہدونکی تقلید واجب ہی کیونکہ وہ اُنکو اور مجتہدوں سے زیادہ حق جانتے ہیں اُنکا ہی * اور جمع کرنا دو مذہبون کے درمیان یا چار مذہب کے

تطبیق رجحون کی ہی یا تطبیق عزایم کی * سو اول حرام ہی باجماع نزدیک جمہور کے اور دوسرا حلال و اولی ہی باجماع نزدیک جمہور کے * مثلا مصلی کتے کی کھال پر نماز پڑھے جب کہ وضو کرے قلتین کے پانی سے جسمین چوہا موا ہو اونٹ کا گوشت کھا کر بدون کررو ضو کے اکتفا کرکے چوتھائی سر کے مسح پر * سو یہہ نماز اُسکی ہی باجماع چار مذہب کے باطل ہی * اور جو تمام عمر اس کا اُلٹا کیا کرے اور کبھی کتے کی کھال پر نماز نہ پڑھے اور آب قلتین کو استعمال نکرے اور تھوڑے سے سر کے مسح پر اکتفا نکرے اور اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرلیا کرے وہ نزدیک محققین کے بڑا محمدی خالص ہی اُسکو چاہو حنفی کہو چاہو شافعی چاہو مالکی کہو چاہو حنبلی چاہو چار مذہبی کہو چاہو بڑا محمدی * وہ سب کا پیارا ہی برخلاف پہلے کے کہ وہ سب سے گیا گذرا * محدثون مین بھی ایسے تھے بلکہ ایسے کو متبع شبہات اور زیغ قلبی کا صاحب کہتے ہیں موافق قول الہی کے اما الذین في قلوبهم زيغ فيتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تاويله لیکن وے لوگ جنکے دلون مین کجی ہی وے پیروی کرینگے اُسکی جو شبہہ کی پیٹر ہی فتنہ انگیزی چاہکر اور الٹ پلٹ کرنے کی تلاش مین * اور رسول خدا کی سنت

مشہور ہ جسمیں سے تقلید کا وجوب ثابت ہوتا ہی وے کئی حدیثیں
ہیں صحیح اور فعل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا صدیق اکبر کو امام اُمت
بنانے میں ❀ یعنے اگر اُمت کی گمراہی ایک امام کی تقلید میں
منصور فرماتے تو تمام اُمت کو مقلد ابو بکر کا نکر دیتے جب ساری
اُمت کو ابو بکر کے حوالہ کیا اور آنکو جاسے اپنے نماز کا امام بنا کر
کھڑا کر دیا تو اِس سے صاف ظاہر ہوا کہ ایک امام کی تقلید
ساری اُمت کو چاہیئے اِس لئے کہ مختلف راہوں میں اسباب
گمراہی کے پیدا ہوتے ہیں ❀ اور ایک حدیث میں صاف آیا ہی

اذا بویع خلیفتان فاقتلوا الاخر منھما

یعنے جب دو امام کی تابعداری کی جاوے تو قتل کرو پچھلے کو اُن
میں سے ❀ اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو دین کے مقدمے میں اُمت کا اختلاف پسند نتھا یہان تک
کہ مخالف باغی کا خون مباح کر دیا اور پہلے امام کو مستحق فرمایا ❀
پس اِس طریق سے اگر دین کے اماموں کے اختلاف میں غور
کیا جاوے تو پہلے امام کی تابعداری جسپر اُمت کا اجماع ہوا تھا
واجب ہوگی اور پچھلے اماموں پر اجماع ہونا اُمت کا منع ہوا
سو اور مذہب کے لوگ یا اہل حدیث سوا امام اعظم کی

جماعت کے خطاء اجتہادی کے عذر کے سبب اپنی خطا میں اجر
پاویں تو مضایقہ نہیں اور جو پکڑے جاویں اسپر کہ کیون تم
ابو حنیفہ کی تابعداری سے اور اُسکے حق تحقیق سے الگ رہے اور
ہر تابعی کی اور سابق کے اجماع کا کیون خلاف کیا اور روایت
میں فقیہون کی حدیثیں چھوڑ کر غیر فقیہون کی حدیثیں کس
لئے پسند کین تو ہو سکتا ہی واللہ اعلم بالغیب * اس مقام کو دیکھکر
کوئی شیطان یا مفسد نادان شور نکرے کہ اس تقدیر میں تقلید اور
اماموں کی باطل ہوئی اسواسطے کہ یہ احتمال ہی واجب نہیں اور
ہر عاقل کے پاس یہہ ثابت ہی کہ جہان احتمال خوف کا بھی ہو تو اُسکو
اختیار نکرے اور جس راہ میں اصلا ڈر نہو اُسکو لازم کر لے
اور اُمت کا اجماع ابو حنیفہ کے مذہب کی صحت پر یہہ ہی کہ
سارے علماء دین مالکی ہوں یا شافعی یا حنبلی یا سچکے محدث جیسے
داؤد ظاہری وغیرہ سب قایل ہیں اسبات کے کہ ابو حنیفہ کے
تابعدار بھی اہل سنت و جماعت میں داخل ہیں نہ بد مذہب
ہیں نہ اہل بدعت سیئہ اور تابعداری اس فرقہ کی بھی سنّی کو مباح
ہی * اب جو کوئی ایسے مباح متفق علیہ کا منکر ہی اُسکو تمام مسلمان
لوگ مبتدع جانینگے * یہی معنیٰ ہیں اُمت کے اجماع کا ابو حنیفہ کے

مذہب کی صحت پر * سو جو کوئی انکے مذہب کے صحیح ہونے پر انکار
کرے اور ان لوگونکو اہل بدعت ضلالت مین گنے وہ خود گمراہ
ہی اور اہل سنت وجماعت کا مخالف اور سچے متقی مسلمان
کے گروہ سے باہر * اور امام ابو حنیفہ کے مذہب کے صحیح ہونے پر صحیح
قیاس کی دلیل یہہ ہی کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا ہی روایت ہی
حسن بن علی مرتضی رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا حضرت نے
رحمة الله علي خلفائی قیل ومن خلفاءک یا رسول الله قال الذین
یحیون سنتی و یعلمونها الناس رواه ابو نصر السنجری فی
الابانة و ابن عساکر فی التاریخ کذا فی فتح المنان فی اثبات
مذهب النعمان سو علماء دین کے نزدیک محی السنہ ہونا ابو
حنیفہ کا ثابت ہی اور سنت کے احیا کے سبب خلیفہ ہی رسول اللہ کا
اور اللہ کی رحمت کا مستحق موافق قیاس صحیح نظری کے * اور
ایک دوسرا طریق ہی کہ چارون دلیلون سے امام ابو حنیفہ کے
مذہب کو ثابت کرتے ہین کہ حق تعالی نے سورۂ جمعہ مین فرمایا ہی
هو الذي بعث فی الامیین رسولا منهم یتلوا علیهم ایاته و یزکیهم
و یعلمهم الکتاب و الحکمة وان کانوا من قبل لفي ضلال مبین و
آخرین منهم لما یلحقوا بهم و هو العزیز الحکیم ذلك فضل الله یؤتیه

من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم

تفسیروں میں آیا ہی کہ اصحابوں نے پوچھا کہ وے پچھلے امی جو ابھی ہم امتیوں میں نہیں ملے وے کون ہیں حضرت نے سلمان فارسی کی طرف اشارہ فرمایا اور کہا کہ وے اسکی قوم ہیں یعنے فارس کے لوگ * اور ایک روایت میں آیا ہی کہ وے ابناء فارس ہیں اگر ثریا تک ایمان گیا ہوگا تو وے ہی اُتار لاوینگے * اور مسلم کی روایت رجال من ابناء فارس ہی جلال الدین سیوطی کے نزدیک وہ ابو حنیفہ ہی بے شک و شبہہ بلکہ بہت سے محدثین کے نزدیک یے حدیثیں محمول ہیں ابو حنیفہ رح پر * اور قران کی آیت سورۂ محمد میں

وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم

انہیں فارسیوں پر صادق ہی حدیث صحیح کے موافق * اور سنت سے ثابت ہونا مذہب ابو حنیفہ کا اس طرح پر ہی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ابو حنیفہ میری اُمت کا چراغ ہی * اور ایک حدیث میں فرمایا کہ اسکے ہاتھ پر اللہ تعالی اپنا دین اور میری سنت زندہ کریگا * اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کوفہ میں کہ اس بستی سے ابو حنیفہ پیدا ہوگا * اللہ اسکے ہاتھ پر اپنا دین اور اپنے رسول کی سنت کو جلا دیگا

۔آخری زمانے میں ہلاک ہونگے لوگ جن پر غالب ہوگا تنزّ
اُسکے مقدمے میں جیسے ہلاک ہوے رافضی ابوبکر اور عمر کے مقدمے
میں * اور ایسی ہی اور بھی حدیثیں منقول ہیں مسند خوارزمی
میں ابوہریرہ اور انس بن مالک اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم
سے مرفوعا اور محمد بن سیرین سے مرسلا اور حضرت علی
رض سے موقوفا * سو بعضے محدث طاعن ابو حنیفہ کے کہتے ہیں کہ یہ
حدیثیں موضوع ہیں جیسا کچھ نادان لوگوں نے کہا ہی کہ لا ينبغي لقوم
فيهم ابو بكر ان يؤمهم غيره حدیث موضوع ہی اور لو كان بعدي نبي
لكان عمر بھی موضوع ہی * سو اس کہنے سے بھی ثابت ہوا کہ حضرت
علی رض کا فرمانا سچ ہی کہ جیسے ابو بکر اور عمر کے حق میں روافض
ہلاک ہوئے اسی طرح اہال تنزّ ابو حنیفہ کے حق میں گمراہ
ہوے * اور عبد اللہ ابن مبارک امام المحدثین نے ابو حنیفہ کی ملاقات کے
بعد فرمایا لولا انی لقیت ابا حنیفة لکنت من المبتدعة اگر میں
نہ ملتا ابو حنیفہ سے تو ہوتا بدعتیوں میں سے کذا فی الفصول الستة
اور ابن مبارک کا صحیح کہنا ظاہر ہی کی حدیث کو جو رفع یدین کے
مقدمے میں ترمذی نے لکھا ہی یہہ قول اُنکا ابو حنیفہ کی ملاقات سے
پہلے کا ہی ہم نے خوب تحقیق کیا ہی اگر کوئی ثابت کیا چاہے تو پوچھے

حرص کرے مدعی کا کہنا بدعتی عایہ کی فضایل کی حدیثون مین کہ موضوع ہی کچھ کام نہین آتا اعتبار نہین رکھتا ❀ اور ثابت ہونا مذہب امام اعظم کا اجماع اُمت سے وہ یون ہی کہ کسی امام اور مقتدی صالح نے بعد فوت امام موصوف کے انکو امام اعظم کہنے مین انکار نہین کیا مانند امام شافعی رح نے خود فرمایا ہی کہ ہم سب عیال ہین ابو حنیفہ کے ❀ اور احمد حنبل نے فرمایا کہ ابو حنیفہ ورع اور تقوی مین اس درجے کو پہنچے کہ کوئی نہین پہنچا رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک نے وقت مین اسکی مدح کی اور تفقہ اخذ کیا اور مرسل حدیث کی گشت پکارنے مین ابو حنیفہ کے تابع ہوئے اور جن لوگون نے چاہا کہ امام مالک کی موطا سے امام ابو حنیفہ کا مذہب سست کرین امام مالک نے منع فرمایا کہ علم کو مین نے حصر نہین کیا تم یہہ کام مت کرو ❀ جب ہارون رشید بادشاہ نے جو امام مالک کا شاگرد تھا یہہ حال ابو حنیفہ کے علم کا معلوم کیا تب امام ابو یوسف کو قاضی بنایا اور تمام اُمت کو مقلد ابو یوسف اور ابو حنیفہ کا ہونے دیا ❀ اور یہہ جو مشہور ہو رہا ہی کہ ہارون رشید نے فصد کروا کے امامت کی اور ابو یوسف نے اُسکے پیچھے نماز پڑھی یہہ روایت کسی کتاب معتبر فقہ مین نہین اور نہ اُس پر کوئی

مسئلہ بنایا گیا ہی اور نادر روایت کا کچھ اعتبار نہین * اور صحیح ہونا
ابو حنیفہ کے مذہب کا قیاس صحیح کی رو سے یون ہی کہ جب ہم
قائل ہوئے کہ جو کوئی چار دلیلون کو مانے وہ سنّی ہی تو اب کس
زبان سے کہین کہ ابو حنیفہ سنّی نہیں اور سنّیون کا امام نہین *
اور جب یہہ ثابت ہوا کہ وہ باجماع اُمت مجتہد مطلق ہی اور
امام اعظم دین محمد کا ہی تو لازم آیا کہ اُنکی تابعداری حقیقت
مین رسول کی اور اُسکے دین کی تابعداری ہی * اور یہی سبب ہی
کہ فتاوی عالمگیری مین دو سو عالم کا اس پر فتوا ہوا کہ جو کوئی
ابو حنیفہ کے قیاس کو حق نکہے وہ کافر ہی * اور اسی سبب سے علماء متقدمین
فرما گئے ہین کہ جب کسی صحابی سے نقل نپائی جاوے تو ابو حنیفہ
کے قول کو بمنزلہ اثر صحابی کے سمجھا چاہئے * اور بعضے علما نے کہا کہ
جسنے ابو حنیفہ کو اپنے اور اللہ تعالی کے بیچ لیا یعنے اُسکے فتوے
پر عمل کیا تو اُسنے دین مین کچھ قصور نہین کیا * اور بعضے علما نے
فرمایا کہ ابو حنیفہ ہمارے اور اہل بدعت کے درمیان فاصلہ ہی
جسنے اُس سے محبت رکھی وہ سنّی ہی اور جسنے اُس سے
عداوت کی وہ بدعتی ہی * یہ سب باتین اور بہت سی اور باتین
اسی طرح کی تبع تابعین کے علماء سے کتاب المناقب مین

ابو حنیفہ کی جو تصنیف ہی شیخ ابن حجر کی شافعی المذہب کی منقول ہین جسکو منظور ہو دیکھ لے

دسوان باب

علماء دہلی نے جولا مذہبون کے حق مین فرمایا ہی اُسکے بیان مین اگرچہ اُنکی مُہر بعض سایل نے اِس فتوے پر نہین کروائین وہ یہہ ہی کہ مولوی کریم اسد دہلوی ساکن محلہ لال کنوے نے کہا کہ یے لوگ اسمعیلی ہین مولوی اسمعیل کی تقلید کرتے ہین وہ بھی ایسے ہی تھے * مگر سچ یون ہی کہ اُن کا یہہ گمان فاسد اور محض ظلم اور کذب ہی وہ ہرگز ایسے نتھے بلکہ اُنھون نے نواح پشاور مین بعد مباحثہ علماء حنفیہ کے رفع یدین چھوڑ دیا تھا اور عالم محقق تھے ایسے لوگون کو جو پاتے تو گور پرستون سے زیادہ بد جانتے * اور جیسا گور پرستون کو رد کیا اِنکو بھی مردود کر چھوڑتے * یہہ محض دغابازی اور فریب ہی لوگونکا جو مولوی موصوف کو لامذہبون مین گنتے ہین اصول کا رسالہ اُنکا موجود ہی سمر امر کرخی اور طحاوی کے طور پر * اور ایک رسالہ تنویر العینین کا جو بعضے آدمیون نے اُنکی شہادت کے بعد اُنکا کرکے مشہور کیا اگر وہ اُنکا ہو تو بھی بسبب اِسکے کہ اُنھون نے رفع الیدین آخر عمر مین ترک کیا اثبات مین معتبر نہ ہوا موافق مذہب اہل حدیث کے * کہ پیغمبر

ہوا ﷺ نے فرمایا ہی العبرة بالخواتیم وانما الاعمال بالخواتیم *
اور مولوی محمد مخصوص اللہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی اِن چار مذہبون
سے ایک مذہب کو نہ پکڑے کچھ اُسمین سے کچھ اُسمین سے
لیکر اپنا مذہب بنا دے وہ بیشک گمراہ ہی * اور جو کوئی ایسے
نالایق مضمون کے رد کرنے میں گول فتوا لکھے ہم اُسکو بھی بد
جانتے ہیں * اور قریب اِسی تحریر کے مولوی موسی اُنکے چھوٹے بھائی
لکھے ہیں * اور مولوی اسمعیل نابینا جو اُستاد ہیں صاحب زادہ
محمد عمر ابن مولوی اسمعیل شہید کے اُنھون نے علما کا فتوا سنکر
کہا کہ اِن لامذہب لوگون کا رد سارے قرآن اور حدیثون میں
موجود ہی لیکن اللہ تعالی قوم ظالم کو ہدایت نہین کرتا * اور مولوی
حبیب اللہ قندہاری حنفی صوفی نے ایک رسالہ جدا اِس فرقہ بدید
الضلالت کے حق میں لکھا ہی وہ بھی خوب واضح دلیل ہی اُنکے
بطلان کی * اور حاجی قاسم بسبب اِسکے کہ وے نودراگ اور
مزامیر کے معتقد ہیں چارون مذہب سے باہر ہین اس بات مین
ہمارے شریک نہین ہوے مگر اُن لوگونکو سمجھایا کہ ہر بات ہر
مذہب کی ماننی بہت مشکل ہی اُسکے ماننے سے اعتقاد معصومیت
کا لازم آتا ہی * اور ایک دن ایک لامذہب نے پوچھا مولانا محمد اسحق

صاحب سے اختلافی مسئلے مین کہ عند اللہ کیا حق ہی * مولانا صاحب
نے فرمایا کہ ایک مذہب اُسمین اختیار کرنا ضرور ہی اور
اختیار کر لینے کے بعد وہ بات اُسکے حق مین حق ہی * یہہ جواب
سنکر پوچھنے والا سر دھن کر چپ ہو رہا * مگر یہ لوگ اپنی
شرارت سے باز نہین آتے پوچھتے ہین کہ فرض نمازون کے پیچھے جو
امام ہاتھہ اُٹھا کر دعا مانگتا ہی اور لوگ جب تک وہ دعا کے
لئے ہاتھہ نہ اُٹھاوے منتظر بیٹھے رہتے ہین یہہ عمل بہیئت مجموعی
کسی حدیث مین آیا ہی یا بدعت ہی * اور تمسک کرتے ہین
اِس اعتراض مین بخاری کی حدیث کو کان لا یرفع یدیہ فی
شیء من دعائہ الا فی الاستسقاء فانہ کان یرفع یدیہ حتی یری
بیاض ابطیہ یعنے وے نا اُٹھاتے تھے اپنے ہاتھونکو کسی چیز مین اپنی
دعاؤن سے مگر پانی برسانے کے لئے جب دعا کرتے اُٹھاتے ہاتھہ اپنے
یہانتک کہ دکھائی دیتی تھی اُنکے بغلونکی سفیدی * علماء دین نے جواب
دیا ہی کہ یہہ ہیئت مجموعی کئی حدیثون سے ملا کر ثابت ہی اور
قرآن شریف اُسکو موید ہی * اور یہہ حدیث ماوّل ہی اس معنی
پر کہ اور دعاؤن مین اسطرح ہاتھونکو اونچا نہین کرتے تھے
جیسا پانی کی طلب مین * اور راوی اِس روایت کے بخاری

میں ایسا اتفاق اور اشت نہیں ہیں جیسے دوسری روایت کے
آتی باب میں * وہ یہ ہی کہا بخاری نے حدثنا محمد بن جعفر عن
یحیي بن سعید و شریك قالا سمعنا انسا عن النبي صلی الله علیه و
سلم یرفع یدیه حتی رایت بیاض ابطیه یعنے نقل کیا محمد ابن جعفر نے
یحیی ابن سعید اور شریک سے کہا انھون نے کہ سُنا ہمنے انس
کو نقل کرتے نبی ﷺ سے کہ اٹھائے انھون نے اپنے ہاتھ یہانتک
کہ دیکھی میں نے سفیدی انکے بغلونکی * اور یہی روایت مسلم میں
لا یرفع یدیه في شيء من دعائه کی عبارت زیادہ ہی وہ
قتادہ سے ہی موافق قاعدہ محدثین کے یہی روایت یحیی بن سعید
قطان اور شریک قاضی کوفی کی انس سے اثبت ہی اور کچھ
حاجت تاویل کی نہین اور مطابق دوسری حدیثون کے ہی * اور
قتادہ کی حدیث کو ترک کرنا عبارت کی زیادتی میں اور ثقات
محدثین کی روایتون کو چھوڑ دینا اہل حق کا کام نہین * بلکہ اہل
بدعت اور اہل ہوا کاہی کام ہی کہ ایک دو راوی کی روایت
پکڑ کر جماعت فقہا صالحین کی روایت کو ترک کرتے ہیں
اور کہتے ہیں کہ ہم سوا محمد رسول الله ﷺ کے کسی کی تقلید نہین کرتے
ہم خالص محمدی ہیں * اور حال یہ ہی کہ دے اپنے نفس کے مقلد

ہیں اور معبود اپنا اُنھوں نے سوا ے نفس کو ٹھہرایا ہی * سو ایسونکو غیر محمدیہ کہنا روا ہی جیسا کہ اصحاب محمد بن عبد اللہ جونپوری کو غیر مہدویہ کہتے ہیں اور وے آپ کو مہدویہ فرقہ جانتے ہیں * اور یہہ بات حدیث صحیح سے ثابت ہی کہ جسکی بھلائی پر علماء اُمت شاہد ہوین وہ بھلا ہی اور جسکی بُرائی کی گواہی دین وہ بُرا ہی کیونکہ وے اللہ کے گواہ ہیں زمین میں * سو ایسا ہی حال ہی اُن لوگون کا * پس جن لوگونکو فقہاے دین کی جماعت محمدی خالص جانین وہ البتہ محمدی ہیں اور جنکو محمدی خالص نہ جانین وے ہرگز محمدی نہیں گو کہ وے آپ کو محمدی کہا کریں * ایک کج فہم نے اُن جدید الضلالوں میں سے اپنا نام عبد الحق محمدی رکھکر کئی حدیثیں شافعی مذہب کی لوگون کی روایت سے ترجمہ کی ہیں اُس میں بے تامل لکھتا ہی کہ دو مثل سایہ کے پیچھے عصر کی نماز پڑھنا اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ نماز منافقون کی ہی * مراد اُسکی اِس عبارت سے سارے فقہا حنفی المذہب ہیں ۔ جنھون نے تاکید کی ہی عصر کی تاخیر میں اور بدون ہو چکے مثلین کے نماز کو ادا نہیں کرتے ۔ خدایا وہ منافق اگر نہین سمجھا کہ وہ یہہ کیا بکتا ہی اور کس سواد اعظم کو نفاق کی نسبت دیتا ہی اور جماعت

مومنین صالحین میں سے خارج ہوکر شدوذ کے باعث باری
ہوتا ہی حق تعالیٰ اُسکو اور اسکے بہرکائے ہوؤن کو راہ مستقیم
پر لاوے اور اپنے حبیب کی ساری اُمت پر رحمت کرے *
جس جس عالم دین نے اُس ترجمے کو دیکہا اسکو نفرین کیا اور
جانا کہ وہ گمراہ ہوا اور دوسرونکو بہی گمراہ کیا * سُنّے مین آتا تہا
کہ بنارس اور عظیم آباد اور کلکتے مین بعضے لوگ گمراہ ہوئے
ہین اور حنفی مذہب سے خارج ہوکر ضلالت مین پڑے ہین *
سو اس ترجمے سے صاف معلوم ہوا کہ وے سب سنت وجماعت کے
مذہب سے نکل کر خوارج اور معتزلہ مین داخل ہوگئے * اگرچہ
اُن مین سے بعضے فریبی جب کوئی اُنکو پکارے اپنے تئین حنفی
ظاہر کرتے ہین * خبردار رہو وے حنفی ہرگز نہین برسے مکار تقیہ
کرتے ہین جہان جیسا دیکھتے ہین ویسا بن جاتے ہین * اب اس
رسالے کے خاتمے مین ان فرقہ جدید الضلالہ کے پتے اور نشان لکھہ
دینے ضرور ہوے تو مسلمان سنّی لوگ اُن کو پہچان رکھین
اور انکی گمراہی اور اغوا سے خوب بچے رہین * بیان مین اِن
مسألون کے جو خاص خاص اِس فرقہ بے اخلاص کے قیاسی ہین *
نہ دیکہے جاوینگے صحیح حدیثون سے اور اجماع سے اور قرآن مجید کی

آیتون سے اور اُسس قیاس صحیح سے جسکا انکار کفر ہی
یہاں مسئلہ وسے کہتے ہیں کہ قبر میں سوال خدا کی توحید اور محمد کی تقلید
اور اسلام کے دین سے ہوگا ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی
اور احمد حنبل کو ہم کیون مانیں * جواب اگر دین میں اتنا ہی
فرض ہی کہ تین لفظ یعنے توحید اللہ تعالی کی اور تقلید اسکی
محمد ﷺ کی اور دین ہونا اسلام کا لے تحقیقات لوازم اِن
تینون مضمون کے آدمی جان لے تو اول یہہ لازم آیا کہ اُن کا
پیشوا یزید بہت بڑا محمدی تھا کہ بے لوگ اُسکی پابوس کے دبہ
کو نہیں پہنچے * اور امام حسین علیہ السلام کا باغی ہونا اُن کے
مذہب ناصحیح کے باعث لازم ٹھہرا کہ اُنھون نے ایسے بڑے
محمدی خالص کے قتل کا اِرادہ کیا تھا * اور جو کہین کہ یزید حق تعالی
کی توحید کا ظاہرا انکار کرتا تھا تو جھوٹے ہیں کوئی مذہب والا
اُنکو سچّا نہ کہیگا * اور جو کہین کہ وہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی
تقلید کا منکر تھا تو بھی جھوٹے ہیں * اور جو کہیں کہ وہ اِسلام کو اپنا دین
نہیں جانتا تھا تو بھی جھوٹے ہیں کوئی اُنکو سچّا نہ کہیگا بلکہ اُن کے
مذہب سے صاف واضح ہوگا کہ امام حسین علیہ السلام کا ماننا یزید پلید پر
سنت نہ تھا اور دعوت کرنا اُنکا اُسکو اور اُسکی قوم کو خالص دین

محمدی کی طرف نہ تھا بلکہ اپنے نفس کی خواہش کی طرف تھا * پھر بعد
اسکے یہہ لازم آویگا کہ پیغمبر خدا نے جو امام حسن اور امام حسین
علیہما السلام کو سید شباب اہل الجنۃ فرمایا تھا وہ حدیث صحیح نہین
بلکہ موضوع ہی یا پیغمبر علیہ السلام نے بھی اپنے نواسون کی خاطر کچھ
فرمادیا ہوگا اور خدا کے نزدیک وے اچھے نہ تھے * سو پہلی سمجھہ سے
تو بے مبتدع ہونگے اور دوسری سمجھہ سے کافر صریح * لیکن ان بے دینونکو
کچھہ پروا نہین کہ یہان اہل اسلام کی عملداری نہین جو تی میں آتا ہی
بے دھڑک کہتے ہیئن چاہاہوں منہ مولانا اور پیر صاحب کہلاتے ہیئن
معلوم رہے کہ پیغمبر کی تابعداری کا دون خدا کی توحید کے کچھہ اعتبار نہین
اور بغیر تابعداری پیغمبر کے خلفا کی پیغمبر کی تابعداری ثابت نہین ہوتی اور
پیغمبر کے خلفا وہی امام ہیئن جو پیغمبر کی سنت مشہورہ کو روشن کرین
خواہ وے بادشاہ ہون یا وزیر یا امیر ہون یا فقیر * پر دین کا علم سچا انکی
ذات مین ہونا شرط ہی اور بے علمی اور کم علمی ایسے لوگونکی جیسا
یہ الاشہاب لوگ ہیئن لوگونکو گمراہ کرتی ہی * اور انکی خلافت کو
راشدہ رہنے نہین دیتی * قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ
اللہ علی خلفائی قیل ومن خلفاءک یا رسول اللہ قال الذین یحیون
سنتی ویعلمونہا الناس یعنے رحمت اسکی موجب ہو میرے خلیفون

پھر پوچھا کون ہیں تمھارے خلیفے یا رسول اللہ فرمایا وہ لوگ جلاتے
ہیں میری سنت کو اور سکھاتے ہیں اُسے لوگونکو * اور ایک روایت
مین یعنے ہی یعنے دوست رکھتے ہیں میری سنت کو * اور یہہ
حدیث مطابق ہی قرآن شریف کے سورہ نور مین دیکھہ لے اور
اِس حدیث سے اور کئی آیتون اور حدیثون سے امام حسین
علیہ السلام کی لیاقت امام ہونے کی اور نالایقی یزید کی ثابت
ہی * اور یقین ہوا کہ یزید پلید پر تابعداری امام علیہ السلام کی
سنت تھی جب وے اُٹھے تھے دعوا کرکے اِمامت کا * پھر جب اُس
نابکار نے اور اُسکے ... اُنھوں نے یہہ سنت ترک کی اور اُسے
برا جانا غضب الٰہی سے وے سب مردود ہوے اور سارے
گمراہونکے قیامت تک پیشوا بنے * اب جو کوئی کسی امام برحق
کی تابعداری سے انکار کریگا وہ یزید کا تابع ہی اور حشر اُسکا
اُسی کے ساتھہ ہوگا اگر نہ توبہ مریگا * حدیث مین آیا ہی اول من
یبدل سنتي من بني امية يقال له يزيد یعنے پہلا وہ شخص جو بدلیگا
میری سنت کو بنی اُمیہ سے کہینگے اُسکو یزید یہہ حدیث مسند رویانی
مین ہی ابو الدردا صحابی سے اور ابو یعلی نے اپنی مسند مین ابی
عبیدہ بن الجراح سے نقل کیا ہی * اور اِن دونون حدیثون کو شیخ

عبد الحق دہلوی ما ثبت بالسنۃ میں لائے ہیں * جان رکھو کہ پہلا رخنہ
اسلام میں اور بدنہادین اور سنت کا یہی ہے جو یزید نے کیا * یعنے
امام برحق مجتہد کا نہ ماننا اور اُسکو جھٹلانا اور مجتہد کی تقلید کا
منکر ہونا اور آپ اپنی خواہش کا تابعدار ہو جانا اور اپنے
ناقص علم پر مغرور ہو کر اُسکا اور اُسکی تابعدار جماعت کا
اپنے تئیں محتاج نہ جاننا * اور یہہ کہنا کہ جو معنے حدیثون کے ہم
سمجھینگے اُسی پر عمل کرینگے اماموں میں کیا بڑائی اور خصوصیت
تھی کہ اُنکی سمجھ کے موافق ہم حدیثون پر عمل کریں * سچ ہی کہ
سوائے اِس عیب کے یزید اور مروان میں کوئی دوسرا عیب
ثابت نہیں کر سکتا کہ اُنمیں میں تھا اور اُنکے غیر میں تھا * غرض
اصل یزیدیت اور مروانیت یہی ہی کہ فقہائے دین کی راہ چھوڑ
کر اپنے نفس کی خواہش اور فہم کو پکڑے اور آیتون اور
حدیثون کو اپنی طبیعت کے موافق عمل میں لاوے * اور جو حدیثیں
اماموں کی مدح اور تعریف میں آئی ہوں اُنکو موضوع کہہ کر
اُنسے پیچھا چھڑاوے سو یہی طریق ہی ہر بدعتی کا * رافضی کہتے ہیں
کو حدیث نحن معشر الانبیاء لانرث ولا نورث موضوع ہی ابوبکر
کی بنائی ہوئی * اور ناصبی کہتے ہیں کہ لا یحب علیا الا مومن ولا

یبغضہ الا منافق بیان کی اورعلی کے شیعہ کی بنائی ہی * اور خارجی کہتے ہیں کہ یہہ بھی اور حدیث لکل نبي رفيق في الجنة و رفيقي فيها عثمان موضوع ہی * اور لامذہب کہتے ہیں کہ ابو حنیفہ کی مدح میں کوئی حدیث ہو وہ موضوع ہی * اور نقل کرتے ہیں کہ پیغمبر خدا نے خواب میں فرمایا کہ میں ابو حنیفہ کو نہیں پہچانتا * اور بعضے لامذہبوں کی روایت سے معلوم ہوتا ہی کہ وے حضرت مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ کو جو بیشک حنفی المذہب تھے اپنا سا لامذہب جانتے ہیں * اور پیچھے امام کے الحمد کے پڑھنے کا اور ایک مذہب پر التزام نکرنے کا فتوا اُن سے بیان کرتے ہیں * مگر یہہ بات محض غلط ہی کتاب تحفہ اثنا عشر اور تفسیر فتح العزیز کی عبارت سے صاف ظاہر ہی * اور وے اور سارے فقہا دین اُن لوگونکی ایسی خرافات سے بیزار ہیں اور تھے * بلکہ مولانا عبد الحی رح نے قرآن شریف کا درس ان لامذہبون کے رد کرنے پر دلّی میں شروع کیا تھا اور پہلے گورپرستی کو رد کیا آخر کو سارے لامذہبون پر رد قوی فرمایا کہ اُن پر شدت سے مکر ان ہوا اور اُنھون نے ایک بہتان باندھا * چنانچہ سب احوال اِس ماجرے کا رسالہ اقامۃ السنۃ میں لکھا گیا ہی * اور اسوقت بھی

پروردگار نے اپنے کرم سے اچھے اچھے علما کو طرفین میں سے جو چہ
جمع کر دیا تھا اور گوند پرستی کو بالکل رد کر دیا تھا * اور اب بھی
اُس مالک حقیقی نے اپنے فضل سے سارے فقہاء دین کو ان
لامذہبون کے رد و قدح پر متفق کر دیا الحمد للہ رب العالمین
والصلوۃ والسلام علی المرسلین مع عیلہم اجمعین * دوسرا مسئلہ
یہہ کہ وے کہتے ہیں کہ تعیین اور التزام ایک مذہب کا اپنے اوپر
کر لینا حرام شدید اور بدعت سیئہ ہی اور شائبہ نصرانیت
اور یہودیت کا ہی * اور اسی لئے حنفیونکو جو آمین کے جہر
کو کمروہ تحریمی جانتے ہیں اور اسرار آمین کو سنت کہتے ہیں اور
اِس مذہب کو عبد اللہ ابن مسعود اور عمر بن خطاب اور علی
مرتضی رضی اللہ عنہ کی طرف نسبت کرتے ہیں اُنھین اہل کتاب
سا بنا کر بشدت پہنچتے ہیں * اور کہتے ہیں کہ یہودیوں کے جلانے کو
تم پہنچتے ہیں کہ کہین اُن کے شر کی تقلید تو نے اور لوگ عوام سُر
سُنکر محمدی ہوتے جاوین * جواب تعین اور تشخیص سے مذہب کی کوئی
وقت خالی نہین رہا نہ پیغمبر خدا کی زندگی مین نہ بعد اُنکے نہ صحابہ کے
رُو برو نہ بعد اُنکے اسلئے کہ تابعداری وحی کی اصل دین ہی اور وحی کا معلوم
ہو نا بدون پیغمبر کے فرمائے ہوتا نہین اور پیغمبر کا فرمانا بغیر صحت روایت

کے اور ثقہ اور صالح ہونے راوی کے ثابت ہونا محال ہی * اور صالح
ہونا راوی کا بہت مشکل سے تحقیق ہوتا ہی اور اس تحقیق مین
بہت سے دقیقے ہین * اور اسی جہہ سے فقہا مین اختلاف پڑتا ہی *
پھر آخر کو تقوی اور طہارت راوی کا ثابت کرنا ضرور ہوتا ہی
اور جہالت اور عدم فقاہت راوی کی حدیث کو بے اعتبار
کردیتی ہی * سو اگر تعین مذہب نہووے تو اتباع وحی کا ہونا دنیا مین
محال ہوجاوے اور سارے لوگ مذبذب اور منافق رہین *
پس جب کہ شک اور ریب کو دین مین سے دور کرنا فرض
ہی اور وہ بدون تحقیق قرار واقعی کے دور نہین ہوتا تو فرض
ہوا ہر شخص پر کہ اپنی تحقیق نہایت کو پہنچاوے اور طلب علم کی
کرے * اور جب طلب علم کی نہایت کو پہنچے گی اسی دم تعین مذہب
کی ہوجاویگی * اس لئے کہ علم کہتے ہین یقین کو اور ظن غالب کو
سو جب یقین حاصل ہوگا یا ظن غالب ایک جانب کا تو وہین
ثابت ہوگا کہ یہہ جانب حق ہی اور دوسری جانب مشکوک *

امام اعمش نے ابراہیم تیمی سے نقل کیا اور اسنے اپنے باپ
سے اسنے حضرت علی رض سے صحیفہ مین سے کہ پیغمبر علیہ السلام
نے فرمایا ومن تولی قوما بغیر اذن موالیہ علیہ لعنة اللہ والملائکة

والناس اجمعين لا يقبل منه صرف ولا عدل كذا في البخاري
في باب حرم المدينة برواية محمد بن بشار عن عبد الرحمن عن
سفيان عن الاعمش رحمهم الله یعنے جو کوئی رفاقت اختیار
کرے کسی قوم کی بے اجازت اپنے رفیقون کے یعنے جماعت
قدیمہ موالاة اپنی کو چھوڑ کر دوسری جماعت مین ملجاوے تو
اُسپر لعنت ہی خدا کی اور فرشتون کی اور سارے آدمیون
کی قبول نہین کیا جاتا اُس سے کچھ کام نفل ہووے یا فرض
ایسا ہی ہی بخاری مین باب حرم مدینہ مین محمد بن بشار کی
روایت سے ۞ اب اُس روایت کی رو سے صاف ظاہر ہوا کہ جب
موالاة دنیائی مین یہ حال ہی تو موالات دینی مین سے جسے
اتباع مذہب کہتے ہین بدون اجازت اُن کے نکل جانا بالضرور
حرام مشدد ہوگا کہ حق سے طرف مشکوک کے جانا ہی ۞ گر یہ
لازم نہین کہ وہ جانب بیشک ناحق ہو کیونکہ مشکوک بھی
بیشک ناحق نہین ہی اور نہ بیشک حق ہی ۞ پس جو کوئی کہ
دونون جانب کو مشکوک جانے اور ایک جانب کو بھی یقین
یا ظن غالب کے ساتھ بیشک حق نہ سمجھے تو وہ بھی تارک فرض
کا ہی کیونکہ اُسنے طلب علم کی جو اُسپر فرض تھی ادا نہین کی

پھر جو کوئی اس فرض کا منکر ہو اُسکے ایمان میں شک ہی اسلئے کہ طلب علم کی درمیان تمام اُمت مرحومہ کے بلکہ تمام اُمت اجابت کے فرض متفق علیہ ہی * اور حدیث طلب العلم فریضة علی کل مسلم بھی باتفاق فقہا و محدثین کے صحیح ہی * اور فرض ہونا علم کی طلب کا ہر ایک اندار پر اس حدیث سے ثابت اور متیقن ہی بلکہ لامذہبون کے مذہب سے بھی ثابت ہی کہ علم کی طلب کو نہایت تک پہنچائے اور کسی کی تقلید اور تحقیق کے پھر دسے پر اکتفا نہ کیا چاہئے * سو اس مین بھی تعیین ایک راہ کی ہوئی دو راہون مین سے * یعنے ایک راہ تعیین مذہب کی اور دوسری راہ لاتعیین مذہب کی * سو جسنے تعیین کو حرام کہا اُسنے لاتعینی کو فرض کہا * اور پھر اُس سے پوچھا چاویگا کہ تو جب چار مذہب کے خلاف کو جایز اور مباح جانتا ہی اور اُسکی حد کچھ نہین باندھتا تو بتا کہ شیعہ کے مذہب کو جو اخباری ہین اور تقلید اپنے مذہب کے مجتہدون کی رد انہین رکھتے اور التزام کسی کے اجتہاد کا نہین مانتے * اور رکھتے ہین کہ جو خبر صحیح ہمکو پہنچی اُسپر ہمارا عمل ہی کس دلیل سے رد کرتے ہو * اگر وہ کہے کہ ہم اپنے راویون کے سچے سے اُنکے راویون کو بُرا جانتے ہین اس لئے اُنکی روایت پر

بعما دہیان رکھئے تو معلوم ہوگا کہ اُسنے تعیین تقلید کی اپنے راویونکی
بانی ۞ اور اپنے مذہب کے موافق اجرام شدید اور بدعت
سیئہ میں پڑا کہ غیر معصوم کی بات کو مثل معصوم کی بات کے
پکڑا اور آپ تحقیقات علمی بجا لایا اور طالب علم کو جو فرض تھا
ادا نکیا ۞ اور ترک فرض کو استحسان کر کے کافر بنا ۞ پھر صادق
آیا اُسپر اور اُسکی جماعت پر کہ وہی ہیں مصداق الذین
ضل سعیہم فی الحیوۃ الدنیا وہم یحسبون انہم یحسنون صنعا
کے معاذ اللہ من ذالک ۞ غرض کہ تعیین مذہب کی بالاتفاق فرض
ہی اور بدون اس فرض کے دین کی راہ نہیں ملتی ۞ اور جو کوئی
اسے فرض نجانے وہ علم کو نہیں جانتا اور وہ جاہل اور عالم میں اسکے
نزدیک ابھی امتیاز حاصل نہیں ۞ پس وہ مثل جانورون کے ہی
یا اُن سے بھی زیادہ ضلالت میں پڑا ہی ۞ کیونکہ ایسے لوگون
پر اپنے فہم کے موافق تمام بہتر فرقون کا رد کرنا بہت مشکل ہی ۞
اور اسی جہت سے ویسے جاہل لوگ سب مذہبون اور فتوون
میں شک رکھکر کہتے ہیں ۞ کہ ہم میں ہر کو دیکھا رہے باباہر کو
ہم میں دیکھا ۞ سواب خوب یقین کرو کہ یہ فرقہ جدید الکلہ جو آپ
کو محمدی کہتے ہیں اور ایک مذہب کی تعیین کو بدعت سیئہ

جانیے ہیں جامع ہیں بہتر فرقون کی سستون کے درمیان اور یکہ
مخالف ہین اہل سنت و جماعت کے ٭ مگر جو کوئی اُن میں سے چارون
مذہب اور اہل حدیث کا متفق علیہ کام عمل میں لایا کرے اور
مختلف فیہ کو چھوڑ دیوے وہ برا سنی محمدی مسلمان ہے ٭ اُسکو
کوئی برا نکہیگا اور حقیقت میں اہل حدیث قدیمی ایسے ہی تھے ٭
مشہور رہی کہ دودھ عورت کا پینے سے دو بچے آپس میں بہن
بھائی ہوتے ہیں اور بکری وغیرہ کے دودھ سے نہیں ٭ لیکن محمد ابن
اسمٰعیل بخاری رح کو اس قدر احتیاط تھی کہ جو دو بچے بکری کے
دودھ میں شریک تھے اُنمین نکاح کا فتوا نہ دیا اور کہا کہ اور دوسے
پوچھو میں اس میں کچھ فتوا نہیں دیتا ٭ پس جو کوئی محدث اس
درجے میں احتیاط کرے کہ کسی کا خلاف نکرے اور شبہہ سے بھی
دور رہے اسکی بلا دور ہی اور وہ دونون جہان میں مسرور رہی ٭
اور جو لوگ شبہہ کے سبب ریا کے واسطے عمل کریں یا مسئلہ
مختلف فیہ میں فتوا جواز کا دیں جیسا کہ لا مذہب کرتے ہیں سو
وے کہان اور طریق اہل حدیث کا کہان ٭ چہ نسبت خاک را
با عالم پاک ٭ خدا ہدایت کرے ہم سب مسلمانونکو اور بچاوے
ضلالت سے ہم لو ٭ جان رکھو کہ آمین کو پکار کے کہنا امر شک کی ہی

پھر وہ * ربوکوئی اُسکو حق جانتا ہی حنفی علما اسکو خطا کار جانتے ہین
والون کو ان درجے کو پہنچے کہ پُکار کر آمین کے بشکوک جاننے
اور پُکار کر * عی اور گمراہ سمجھے تو وہ خطا کار نہین بلکہ مبتدع ہی
مسعود مین کے بشکوک ہونے کا سبب یہہ ہی کہ حضرت عبد اللہ ابن
کہتا سنت ض اور حضرت عمر رض فرماتے ہین کہ آمین کا چُپکے
صحابہ رض ت سے ہی * اور حضرت علی مرتضی اور بہت سے
پیغمبر خدا مین پُکار کر نہین کہتے تھے * اور فقیہون کی روایت سے
بعضے علم کا پُکار کے آمین کہنا ثابت نہین ہوا * اور جن حدیثون سے
اپنی دث پُکار نا اُسکا ثابت کرتے ہین اُن مین صریح لفظ جہر کا نہین ہی
معلوم پنی عقلین دوڑاتے ہین کہتے ہین کہ اذا امن الامام فامنوا سے
حدیث کے دا کہ جہر درست ہی حالانکہ یہہ سمجھہ اُنکی بیجا ہی * اسی
اذا قال الامام غنے پیغمبر خدا صلعم نے دوسری حدیث مین فرمایا ہی کہ
جب امام کہے یرا المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا آمین یعنے
آمین کہنے کے یرا المغضوب علیہم ولا الضالین تو تم کہو آمین اُسکے
تو تم آمین منتظر نہ ہو کہ وہ چُپکے کہہ * یعنے جب وہ اِس لفظ تک پہنچے
اور وہ لہہ لو اور اِس لفظ سے یہہ بھی نہین نکلا کہ تم پُکار کے آمین کہو *
صحابی حس حدیث مین لفظ مدّ صوت کا ہی اور وہ حدیث ایک

ذمرا بی غیر ثقیہ سے روایت ہی اُس مین بھی اختلاف کیا ہی
اُسی کے راویون نے * سفیان نے سلمہ ابن کہیل سے نقل کیاہی کہ
مدّ صوت کی * اور شعبہ نے روایت کیاہی مذہب امام اعظم کے
موافق کہ خفض بہا صوتہ یعنے پست کی پیغمبر خدا ﷺ نے اسکے ساتھ
اپنی آواز یعنے چپکے آمین کہا * اور یہہ اختلاف ترمذی مین مذکور
ہی * پر ترمذی نے اپنے فہم سے ترجیح دی ہی جہرکو * سو ترمذی کی فہم
ہم پر کچھ حجت نہین حضرت امام اعظم رح کے فہم کے سامھنے * اور
ایک دلیل اُس حدیث کے صحیح نہونے کی موافق مذہب
محدثون کے یہہ ہی * کہ بخاری رح باوجود اطلاع کے اس حدیث
کو اپنی کتاب صحیح مین نہین لائے بلکہ دیدہ و دانستہ چھوڑ دیا بلکہ
باب الجہر بالتامین ہی کو نلائے * اور جو حدیث ابو ہریرہ رض کی
اشارت کرتی ہی اِسپر کہ پیغمبر خدا ﷺ نے آمین کہی اِس طرح
کہ پاس والے آدمی نے صف اول مین سُنا وہ بھی بخاری کی
شرط کے موافق صحیح نہین * اور وہ جو بخاری نے فعل عبد اللہ بن زبیر کا
اور اُن کے مقتدیون کا ذکر کیاہی بطور تعلیق کے بے سند کے کہ
اُسنے پُکار کے آمین کہا اور اُنکے مقتدیون نے بھی کہ مسجد یعنے
مسجد الحرام گونج گئی * سو قصہ اُسکا یہہ ہی کہ عبد اللہ بن زبیر رض

کیونکہ حجاج ثقفی مردود نے کھیر اٹھا کے سنّن اور آن ظالمون نے اُنسے
لڑائی کی اُسوقت سنّن بر دعا کرنی اور آمین پکار کے کہنی اُن پر
درست تھی اور ایسے حال مین اب بھی سب کو درست ہی * اور
قطع نظر اسکے عبد اللہ بن زبیر رض پیغمبر خدا ﷺ کی وفات کے وقت دس
برس کے تھے پھر فعل اُنکا عبد اللہ ابن مسعود رض کے فعل کے ساتھ
کہ صحابہ کبیر تھے کیونکر مقابل ہو سکتا ہی * اور حضرت عمر رض کے
قول سے کہ وے فرماتے ہین کہ چپکے کہنا آمین کا رسول اللہ کی سنت
مین سے ہی * سو ایسے شبہات کو علماء حنفیہ موجب شک کا سمجھکر
ترک کر دیتے ہین اور یقین اور ظن غالب پر عمل کر کے راہ امن
کی اختیار کرتے ہین * مگر جو کوئی شکوک خبر کو عمل مین لاتا ہی اور اُسکے
عامل کو بدعتی نہین کہتا اسکو بھی سنیون مین گنے جاتے ہین * اور جو
کہے کہ اس مسئلے مین حنفی لوگ تارک سنت ہین اور آمین پکار کے
کہنا بدعت ہی * جیسا بعضے جاہل المذہب اپنے پیروی کرنے والون سے
یہان تک کہتے ہین کہ بدون اسطور کے نماز درست نہین سو ایسونکو
البتہ بدعتی جانتے ہین اور گمراہ * اب اس فرق کو خوب یاد رکھا
چاہیئے اور نالایق تہو وہ جاہلون سے بکواس اور تکرار نکیجیئے * کیونکہ
یہ لوگ ابدالی اندھے اور بہرے ہین ضد اور نفسانیت کے سبب

انکو کچھ نہین سوجھتا* تیسرا مسئلہ یہہ ہی کہ جہان اُن پر ثابت ہوا
کہ یہہ حدیث ترمذی یا ابو داوٗد یا نسائی یا ابن ماجہ یا مسلم یا بخاری
یا مشکوۃ المصابیح کی ہی بس خاطر جمعی سے جان لیتے ہین کہ یہی
مسنون ہی* اور یہہ نہین جانتے کہ بہت سی حدیثین اِن کتابون مین
مختلف اور مضطرب اور منسوخ ہین* اور ہرگز یہہ ثابت نہین کہ یہ
کتاب والے کون کون سی حدیث پر عمل کرتے تھے اور کون کون حدیثون
کو فقط روایت کیا ہی* آیا یہہ عقیدہ اُنکا مذہبون کے نزدیک صحیح ہی
یا بدعت* جواب یہہ عقیدہ اُنکا تقلید ہی صاحب مشکوۃ کی عفی اللہ عنہ
کہ اُس بزرگ کا بھی یہی عقیدہ خطبہ سے معلوم ہوتا ہی* مگر بخاری
اور مسلم کے نزدیک یہہ بات بے شک خلاف ہی اُن کے نزدیک
ایک کے بھروسے پر دین کا مان لینا صحیح نہین* اور ابو داوٗد اور ترمذی
اور نسائی اور ابن ماجہ بھی جائز نہین رکھتے کہ کسی کے بھروسے پر
تحقیق مین اکتفا کرے* پس جو کوئی ایسا ہی وہ صاحب مشکوۃ کا
مقلد ہی اور جو کہے کہ مین اُس کا بھی مقلد نہین تو لازم ہی اُسکو کہ
رفع الیدین کی حدیث پر عمل کرنا چھوڑ دے کہ مسلم مین اثبت
الروایت موجود ہی رفع الیدین کے منع پر* رسول اللہ ﷺ نے رفع
الیدین کو تشبیہہ دی ہی سرکش گھوڑون کے دمون کے ہلانے سے*

اور فرمایا ہی اسکنوا فی الصلوۃ یعنے سکونت اختیار کرو نماز مین* اب کسی نادان کے کہنے سے قیاسی بات نہ بناوے کہ یہہ رفع الیدین نشہد مین تھا* یہان ذرہ خوب غور کرے دیدہ ودانستہ نادان نہ بنے کہ سرکش گھوڑے سے تشبیہ کر دُم ہلاتے نہین بلکہ سر سے ہوکر* اور طحاوی محدث رح جو بخاری اور مسلم رح کا خوب جانتیے والا تھا اُسنے نقل کی ہی مجاہد سے کہ عبد اللہ ابن عمر رض نے سوا پہلی دفع کے رفع الیدین نہین کی* پس روایت کرنا زہری کا سالم سے اور سالم کا ابن عمر سے حدیث رفع الیدین کو رکوع سے اودھر اودھر کچھہ سنیت کو اُسکی پیدا نہین کرتاہ اور یہی حال ہی اُن لا مذہبون کا ساری مخالفون مین کہ آج تک ایک عمل مختلف مین بھی دلیل قوی کے ساتھہ صاف سچے نہین ہوسے* اور کسی مسیلے مین حنفیون کو حدیث صحیح کی رو سے الزام نہ سکے* اب امید ہی کہ ایسے جاہل نفسانی آج فہم اللہ چاہے تو حضرت عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے روبرو بزور قائل ہونگے* اور اپنی بیہودہ زبردستی اور ہٹ کی باتون سے ہٹینگے اور حنفی مذہب کھلاوینگے* اور ان کے بڑے عقاید کی کیفیت اور رد اور رسالون مین لکھی گئی ہیں* مسلمانون کو چاہئے کہ اس ٹولے کے مکر اور فریب سے اپنے تئین بچاوین اور اُنکے

ہمکاید کے جال مین نہ پڑین ٭ اِس رسالے مین اِس قدر بیان عقلمند والون کے لئے بس ہی الحمد للہ رب العالمین وسلام علی المرسلین

یہہ وہ فتوا ہی جسکو شیخ احمد اسعد بنارسی نے حرمین شریفین زادہا اللہ شرفا کے درمیان بڑی سعی اور محنت سے سنہ ۱۲۵۷ ہجری مین درست کروایا تھا ٭ اُسکا سبب یون ہوا تھا کہ کئی لامذہب والے جہاز پر جاتے وقت اُن کے ساتھ تقریر بیہودہ کیا کرتے تھے اور اپنی شرارت سے باز نآتے تھے ٭ آخر جب وے حرمین شریفین مین پہنچے علما اور مفتیون سے وہاں کے یہہ معاملہ ظاہر کیا ٭ مفتیون نے فرمایا کہ اگر یہہ بات ثابت ہوگی تو اُن بیہودہ نالایقون کو موافق حکم شریعت کے خوب سزا دی جاۓگی اُنکو بتلادو اور حاضر کرو ٭ جب یہہ خبر اُن لوگون کو اور اُن کے بعضے ہندی پیشواؤن کو جنکی اعانت پر بھروسا رکھتے تھے پہنچی گھبرائے اور شیخ موصوف سے بہ الحا و الحاح پیش آئے اور اُنکے وہان کے پیشواؤن نے مولوی صاحب علی خان کے روبرو اپنے افعال و عقاید ناپکارسے توبہ کیا ٭ اور اپنے اعتقاد کو موافق طریق سنت و جماعت کے بہر و دستخط اپنے لکھہ دیا ٭ اور اپنے تئین حاکم شرع کے بیچے سے بچایا ٭ اور پہلا فتوا علما ے حرمین شریفین کا

بس ہمیں سے پانچ سوال و جواب اختصار کے لئیے چن کر بعینہ یہاں اس
کتاب میں لکھا ہی اُسکو منشی تصدق علی فارسی نے سنہ ۱۲۵۶ ہجری
میں بمہر و دستخط علما سے موصوفین کے وہان حاصل کیا تھا

ما قول علماء الحرمين الشريفين فيما يقوله بعض علماء العصر من
اهل الهند انه لا يجب على احد من المسلمين تقليد احد من الائمة
الاربعة وانما يجب على كل شخص العمل بالحديث لان الله تعالى
لم يامرنا باتباع ابي حنيفة ولا غيره بل ارشدنا الى اتباع الرسول صلى
الله تعالى عليه وعلى آله وسلم والعمل بما روي عنه ﷺ ويقولون من
قلد احدا من الائمة الاربعة فقد خالف امر الله تعالى بلامرية فيجب
على كل عاقل ان يعمل بما في الحديث وما لم يوجد في الحديث
يستنبطه بعقله وفهمه فتركوا العمل بكتب الفقه بالكلية وصاروا يعملون
بالحديث والاستنباط مع ذلك انهم لا يميزون بين صحيح الحديث
وضعيفه ولا يعرفون قواعد اصول الحديث ويسمون انفسهم بالفرقة
المحمدية ويطعنون على مقلدي احد الائمة الاربعة ومع ذلك
صاروا يدعون الناس الى اتباع رايهم وترك التقليد فاضلوا كثيرا
وايضا بعض منهم يدعي انه حنفي ومع ذلك يرفع يديه قبل الركوع و

بعده و یجمع بین الصلوتین فی السفر بلا علۃ رویتعوذ و یبسمل و یامین جهرا مع انه لا یتوضوء من مس الذکر والمرأۃ و یقولون قد ثبت هذا بهذه الافعال الاحادیث الصحیحۃ ولم تبلغ ابا حنیفۃ اصلا ٭

فما قولکم فی مثل هؤلاء الناس هل یعتمد علی قولهم وترک التقلید لامام قولهم باطل عاطل مخالف بما نص علیه ائمۃ المذاهب الاربعۃ فنحن فی حیرۃ تامۃ ولا یکشف عنا هذه الشبهۃ الا قولکم و کتابتکم وامهارکم ولیکن جوابکم علی وجه التیقظ لمن یکن علی نهج الحق لیکون زاجراله عن غیه وضلاله افیدو نااثابکم الله الجنۃ ترجمه کیا

فرماتے ہیں کہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے علما اِس بات میں کہ کہتا ہی بعضا اِس زمانے کا عالم ہند کا کہ نہیں واجب ہی کسی مسلمان پر پیروی کرنی کسی امام کی اِن چارون امامون میں سے ٭ اور سیواے اُسکے نہیں کہ واجب ہی ہر شخص پر عمل کرنا حدیث پر اسواسطے کہ اللہ تعالی نے نہیں حکم کیا ہمکو تابعداری اور پیروی کرنے میں امام ابوحنیفہ اور اُنکے سیواے کسی کی ٭ بلکہ ارشاد فرمایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی طرف اور عمل کرنے کو اُس چیز کے کہ روایت کی گئی ہی آنحضرت صلعم سے ٭ اور کہتے ہیں وے کہ جسنے تقلید کی کسی امام کی اِن چارون امامون میں سے پس تحقیق مخالفت کی اُسنے

اللہ تعالی کے نام کی بلا شبہہ سو واجب ہی ہر سمجھہ والے پر یہہ کہ عمل کرے اُس چیز کے ساتھہ جو حدیث مین ہی اور جو چیز نپائی جاوے حدیث مین نکال لیوے اُسکو اپنی عقل اور سمجھہ سے پس چھوڑ دیا اُنھون نے عمل کرنا فقہ کی کتابون پر بالکل * اور عمل کرتے ہین وے حدیث پر اور نکالتے ہین مسئلے اپنی عقل سے باوجود اسکے کہ اُنکو تمیز نہین اسکی کہ کون سی حدیث صحیح ہی اور کون ضعیف اور نہین جانتے ہین وے اصول حدیث کے قواعد اور کہلاتے ہین وے فرقہ محمدیہ اور طعنہ مارتے ہین تقلید اور پیروی کرنے والون پر کسی امام کے اِن چارون امامون مین سے * اور ساتھہ اسکے دعوت کرتے ہین اور بلاتے ہین لوگونکو اپنی راے کی متابعت کرنے کے لئے اور تقلید کے چھوڑ دینے کی طرف پھر گمراہ کیا بہتون کو * اور بعضا اُنمین سے کہلاتا ہی حنفی اور باوجود اُسکے کرتا ہی رفع یدین رکوع کرنے کے پہلے اور اُسکے پیچھے اور جمع کرتا ہی دونون نمازون کو سفر مین بغیر عذر کے اور اعوذ باللہ اور بسم اللہ اور آمین کہتا ہی نماز مین زور سے چلاکر وضو نہین کرتا چھونے سے آلت کے اور عورت کے * اور کہتے ہین وے کہ تحقیق ثابت ہوئی ہی ہمارے نزدیک اور پہونچی ہین ہمکو اِن افعال کے کرنے کو حدیثین صحیح اور نہ پہونچین ابو حنیفہ کو وے

حدیثوں اصلا ﴿ پس کیا ہی تمہارا حکم اُن لوگون کے حق مین کہ کیا اعتماد کیا جاوے اُنکے قول پر اور چہوڑ دی جاوے تقلید یا قول اُنکا باطل اور بیہودہ اور مخالف ہی اُس چیز کے کہ تصریح کی ہی اُسپر چارون امامون نے ﴿ پس ہم بڑی حیرت مین پڑے ہین اور نہین دور ہوتا ہم سے یہہ شبہہ مگر کہنے اور لکہنے سے تمہارے اپنی اپنی مہرون کے ساتھہ ﴿ اور چاہیئے کہ ہو جواب تمہارا اس طور پر کہ ہوشیار ہووے غفلت سے وہ شخص جو نہین ہی طریق حق پر اور باز آوے اپنی گمراہی سے ﴿ فائدہ پہونچاؤ ہمکو جزا دیوے تمکو اللہ بہشت

الجواب ﴿ الحمد للہ رب العالمین رب زدنی علما

اعلم ایها السائل ارشدنا اللہ تعالی وایاك للصواب ووفقنا لاتباع ما جاءت به السنة ونطق به الكتاب ان ما احتج اليه من ذكر من سلوك سبل الغواية وحملهم غيرهم على ترك طريق الهداية ومتابعتهم على ترك التقليد لاحد الائمة الذين هم هداة الامة من المنكر الشنيع والباطل الفظيع لا يلتفت اليه فضلا عن ان يعتمد عليه واللازم على من ليس له اهلية الاجتهاد المطلق على قول جمهور الفقهاء والمحدثين والاصوليين تقليد واحد من الائمة الاربعة دون غيرهم لتواتر مذاهبهم والاصل فى ذلك قوله تعالى فاسئلوا اهل

الذكر ان كنتم لا تعلمون وقوله تعالى فلولا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين الاية وقوله تعالى واطيعوا الله واطيعوا الرسول واولي الامر منكم سواء حملوا على العلماء او الامراء و الواجب على ولاة الامور وفقهم الله وضاعف لهم الاجور اذا رفع اليهم ماهم منطوين عليه من الاضلال منعهم عنه وردهم الى سني الاحوال وتاديبهم بما يليق بمثالهم ليرتدعوا هم وسواهم عن قبيح قولهم وفعلهم رجاء الثواب الجزيل من الملك الجليل والله سبحانه الهادي الى سواء السبيل وهو حسبنا ونعم الوكيل كتبه المفتقر عبد الله بن محمد المرغني الحنفي مفتي مكة المكرمة كان الله تعالى لهما مستغفرا حامدا مصليا مسلما

عبد الله

الحمد لله وحده اللهم هداية للصواب نعم ما ذكر في الجواب موافق لمذهب اهل السنة والجماعة ومن يقول بخلاف ذلك فهو ضال مضل جاهل معاند فعلى الحاكم تعزيره بما يليق بامثاله وهو ماجور على ذلك والله اعلم كتبه الفقير الى ربه محمد عمر بن ابي بكر الرئيس الشافعي مفتي مكة المكرمة بان الله عليه

محمد عمر بن ابو بكر الرئيس

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد سيد الاولين و الاخرين وعلى آله وصحبه اجمعين بيان جواب هذا السوال انه يجب على

•كل احد من المكلفين ان يقلد واحدا من الائمة الاربعة مع اعتقاد ان كل واحد منهم على الحق والصواب فلا يجوز تقليد غيرهم ولو من اكابر الصحابة لان مذهبهم لم تدون ولم تضبط ولا يجوز لاحد ان يستقل بنفسه ورائه واجتهاده وادعائه اتباع الكتاب والسنة لان الاجماع انعقد على اتباع الائمة الاربعة الامام ابي حنيفة والامام مالك والامام الشافعي والامام احمد فلا يجوز تقليد غيرهم بعد عقد الاجماع عليهم لان مذاهب الغير لم تدون ولم تضبط بخلاف هؤلاء فانهم احاطوا علما باقوال جميع الصحابة وغالبها وعرفت قواعد مذاهبهم ودونت وخدمها تابعوهم وحرروها وصارت متواترة ليخرج في الاحكام الفرعية من عهدة التكليف بهذا التقليد لان المذاهب لا تموت بموت اصحابها والاصل في هذا قوله تعالى فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون وقوله ﷺ من قلد عالما لقي الله سالما فقد علم من هذا انه لا يجوز لاحد ان يحرز من اتباع واحد من الائمة الاربعة لانه خرق لاجماع الامة المعتد بهم في ذلك ولا ان يدعي انه يقتدي بالكتاب والسنة لانه لم يصل الى ما وصل اليه الائمة الاربعة من معرفة الناسخ والمنسوخ وغير ذلك من اصول احكام الكتاب والسنة

ونسال الله تعالى حسن التوفيق لاتباع ائمة الدين والتحقيق امين
والحمد لله رب العالمين فيجب على اولى الامر رضا عف الله تعالى له
مزيد الاجران يمنع ذلك المبتدع الخارج عن الائمة الاربعة
بسوء ابتداعه وان يرده عند ذلك الى تقليد واحد من الائمة الاربعة
فان لم يمتثل اد به الادب اللايق بحاله والله تعالى اعلم * كتبه الفقير
الى الله تعالى محمد المرزوقي مفتي المالكية بمكة المشرفه | محمد المرزوقي |

الحمد لله الذي جعل الحق فى اتباع الائمة الاربعة المهديين الذين
دلت الاحاديث الصحيحة على فضلهم تلويحا واشارة من سيد
المرسلين ومن خالفهم كان من المبتدعين ما افتى به الافاضل المفاتي
الثلاثة هو الصواب لان المقلد لاحد الائمة المذكورين فى جميع
فروعاته الفقهية لم يخرج عن السنة والكتاب ومن خرج عن تقليدهم
او خلط فروع مذهب غيره مع فروع المذهب المنسوب اليه
بلا ضرورة فذاك جاهل عن الاحاديث الصحيحة والفرقان لان
فى بعض الصور المذكورة فى السوال يكون العمل باطلا وفى بعضها
مكروه وكذا الحكم سائر فروعاته ولاشك ان هذا من اغواء الشيطان
ومن اتبع هولاء المضلين كان فى الخسران فواجب على الحكام
ايد الله بهم امور الاسلام تاديب الزاعمين على مضمون السوال

بما يقتضيه رايه السليم على قلع مراتبهم مع ملاحظة الامر القبيح
والاضلال الشنيع الذي صدر منهم في اغواء المسلمين عن الصراط
المستقيم وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم امر بتحرير
هذه العبارة محمد بن الشيخ يحيى مفتي الحنابلة بمكة المشرفة

محمد ابن يحيى مفتي الحنابلة | جواب ساداتنا مفاتي مكة المشرفة
وعلماءها عن السوال المذكور حق وانا مقلد ابي حنيفة رض محمد
مراد ابن لطف علی * ہے مثل جیش تحریر کیسے کی بری صداقت متن
ما افتي به ساداتنا مفاتي مكة المشرفة وعلماؤها حق في هذه
الفتوى وانا على مذهب الامام الاعظم ابي حنيفة رحمه الله تعالى
كتبه عبد الله اللاهوري الحنفي * ما افتي به ساداتنا مفاتي مكة
المشرفة وعلماءها حق في هذه الفتوي وانا على مذهب الامام
الجليل الاعظم ابي حنيفة رحمه الله تعالى كتبه فقير عبد الحليم ابن
مولوي انس مرحوم عفي الله عنه * ہے یہ متن راست ہے * ما افتي
به ساداتنا مفاتي مكة المشرفة وعلماءها حق في هذه الفتوي وانا
على مذهب الامام الاعظم ابي حنيفة رحمه الله تعالى كتبه محمد افضل
ابن محمد فضل * این مسئلہ مثبتہ مواہیر مفتیان ائمہ اربع و علماء مکہ
معظمہ در سنہ ۱۲۰۶ ہجری قدسی صاحب جہت امداد بسیاری از

مردم کم عار و کج فہم جو بندگان وسیلۂ نجات کہ باغوای بعضی از
مردمان کم علم و نفسانی ترک تقلید در ورطۂ ہلاک افتادہ بودند
مرتب و کامل شد چنانچہ اکثری از اہل ہند کہ خود را محمدی نام نہادہ
بودند در باطن آنکہ فی الحقیقت حنفی و شافعی و تبعۂ دیگر از ائمہ
مجتہدین محمدی ہستند رجوع از قول و فعل خود ہا کردند فقط

حررہ آثم محمد صاحب علی اعظم گڈھی عفا عنہ الکریم | محمد صاحب علی |

الحمد لله ما قررة العلماء الجهابذة وحررة الفضلاء الاساتذة
من وجوب تقليد احد الائمة الاربعة في هذا الزمان بل من
بعد اربع مائة من سنين هو الصواب الذي لا مرية فيه والحق
الذي لا عدول عنه حيث لم يكن الاراء متفقة بشهادة قوله تعالى
ولا يزالون مختلفين وقد اخبر الشارع بما يكون في آخر الزمان
من اعجاب كل ذي رأي برأيه وامرنا باتباع السواد الاعظم و
اخبرنا بان الذئب انما يأكل القاصية ومن شذ شذ في النار والله
تعالى في علمه الازلي القديم قد علم مثل ذلك وارشدنا بقوله
فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون ولم يقل كل ذي ذكر بل امرنا
باهل الذكر ولا شك انهم جماعة متفقون على رأي واحد مصيب
مزيل لكل شبهة وضلالة رافع لكل جهالة وهو الصراط المستقيم المختار

اليه في قوله اهدنا الصراط المستقيم وليس لاحد بعد اربع مائة
في الازمنة المتقدمة والمتاخرة دعوي الاجتهاد فهي مردودة
عند النقاد موجبة لكل فساد وداعية الى كل افساد مع ان فيه اعجاب
كل ذي راي برايه ولم يذكر الله تعالى الاستنباط الا لاهل القرون
الاول في كتابه العزيز لوروده الى الرسول والي اولى الامر منهم
لعلمه الذين يستنبطونه منهم فلم يعلم بالاستنباط الا من بلغ رتبة
اولى الامر وليس المراد منهم بعد قرن الصحابة الكرام الا الائمة
الاربعة بدليل قوله ﷺ الدين النصيحة لله ولرسوله وائمة
المسلمين وقد فسر بعض العلماء ائمة المسلمين بالائمة الاربعة فما
يسلم لكل شخص استنباطه بل يرد ما خالف الحق والصواب ولم يتفق
الامة على قبوله وقد اخبرنا مولانا جل جلاله في كتابه العزيز بانه
شرع لنا مبني الدين ما وصيه نوحا الاية وذكر فيه ولاتتفرقوا فيه
وقد تتبعنا واستقرينا بكلية افكارنا ونهاية ابصارنا وتوجيه
بصايرنا ان الامر لم يتفق على قبول قول احد من الائمة السابقين
والخلفاء الراشدين والصحابة الكرام الاما كان عن هولاء الائمة
الاربعة فان اقوالهم متبعة ولم يقل ببطلان ما قالوا اصلا ولم يختلف
اثنان في فضلهم ونهاية جهدهم وورعهم وصدق لهجتهم وصرف

منهجهم في ايثار محبته لله تعالى على من سواه ولم يتغير هم الدنيا
ولم تعتريهم الوساوس الشيطانيه المضلة بل اتفقوا على جلالتهم و
عظم شانهم فما اتفقوا عليه هو الحق وما بعد الحق الا الضلال ومما
يدل على وجوب التقليد والمنع عن النظر في الاجتهاد ذلما
اخرجه الرزين العبدري عن ابن مسعود رض قال من كان مستنا
فليستن بمن قد مات فان الحي لا تؤمن عليه الفتنة وهذا ابن
مسعود يقوله في ايام خلافة سيدنا عمر رض لانه توفي في خلافة عثمان
رضي الله عنه وينفر الناس من اجتهاده ويامر بتقليد من تقدمه
فما ظنك بهذه الاعصار المتاخرة التي استولى علينا فيها حب الدنيا
والشهواة والحمق والرعونة واعجاب كل ذي راي برائه فمن منع
من التقليد فهو حمار بليد وعن الصراط المستقيم بعيد وعلى مطي
الضلالة قعيد اعاذنا الله من الموبقات وتفضل علينا باتباع الشريعة
سيد السادات وافخر الموجودات وتقليد من لم يختلف في فضلهم
اثنان ولم ينسخ مذاهبهم ما تكرر الجديدان بل ينسب الى الحماقة
والضلالة والجهالة والسفاهة والخذلان من شق عصاهم وخالف
امرهم في كل عصر وآن ونسال الله التوفيق والسداد والهداية و
والرشاد واتباع سنة خير العباد صلى الله تعالى عليه وآله وصحبه

وسلم قاله بفمه وامر برقمه شيخنا العالم العلامة الحبر الفهامة الشيخ محمد عابد السندي مولدا الانصاري اصلا والحنفي مذهبا المدني موطنا ومسكنا ابقاه الله تعالى ونفعنا الله تعالى به

| وفق لجميع العامل عبد ہ محمد عابد |

سب تعریف ثابت ہی اللہ تعالی کے واسطے جو تقریر کی ہی دانا عالموں نے اور اُستادوں نے چاروں امام میں سے ایک امام کی تقلید کے واجب ہونے پر اِس زمانے میں بالکہ چار سو برس ہجری کے بعد وہی صواب ہی، اِسمیں شک نہیں اور حق ہی کہ سرپکڑنا اُس سے بہتر نہیں اسواسطے کہ لوگونکی عقل متفق نہیں ہی ایک بات پر شاہد ہی اسپر قول اللہ تعالی کا ولا یزالون مختلفین یعنے ہمیشہ لوگ اختلاف کرتے رہینگے * اور بیشک خبر دی شارع نے اس سے جو ہوگا آخری زمانے میں کہ خوش ہوگا ہر ایک سمجھ والا اپنی اپنی سمجھ سے * اور حکم کیا اُنکو کہ متابعت کریں بڑے گروہ کی اور خبر دی اُسنے اُنکو کہ الذئب انما یاکل القاصیه ومن شذ شذ فی النار یعنے بھیڑیا نہین کھاتا مگر اُسکو جو دور ہوا اپنی جماعت سے اور جو الگ ہوا جماعت سے وہ گرپڑا آگ میں * اور اللہ تعالی نے اپنے علم ازلی قدیم سے جانا ہم میں اِس کو اور ہدایت کی ہمکو اِس کلام سے فاسئلوا اهل

الذکر ان کنتم لا تعلمون پوچھو تم اہل ذکر سے اگر نہین جانتے * اور
نہ فرمایا کل ذی ذکر یعنے ہر علم والے سے بلکہ فرمایا پوچھو اہل ذکر
سے * اور بیشک وے لوگ وے ہین جو متفق ہین ایک راے
صواب پر کہ وہ دور کرنیوالی ہی وہ ہر طرح کے شبہہ اور گمراہی کو
اور اُٹھانیوالی ہی ہر قسم کی جہالت کو اور وہ سیدھی راہ ہی ایسی
جسکی طرف اشارہ ہی اللہ تعالی کے قول کا اهدنا الصراط المستقیم
اور کسی کو اجتہاد کا دعوا درست نہین بعد چار سو برس کے پہلے اور نہ
پہلے زمانے مین * پس یہہ دعوا مردود ہی داناؤن کے نزدیک
اور فساد کا موجب ہی اور بلانیوالا ہی فساد ڈالنے کی طرف
ساتھہ اِس بات کے کہ اِس زمانے مین خوش ہوتا ہی ہر ایک
سمجھہ والا اپنی سمجھہ سے * اور ذکر نہین کیا اللہ تعالی نے کسی کے مسایل
نکالنے کو مگر پہلے اہل قرون کو اپنی کتاب عزیز مین اور رجوع
کرنے کو رسول کی طرف اور اولوا الامر کی جو اہل قرون سے ہین
اس واسطے کہ وہ جانتا تھا اُنکو جو اُنمین سے مسایل نکالینگے * پس
جو دار ہوا مسایل نکالنے سے مگر وہ شخص کہ پہنچا رتبہ کو اولوا الامر کے
اور مراد ہین اولوا الامر سے بعد قرن ثانیہ کے کرام کے یہی چار امام *
اور اس قول کی دلیل حدیث ہی الدین النصیحة للہ ولرسولہ

وایمۃ المسلمین یعنے دین نصیحت ہی اللہ کی اور اسکے رسول کی
اور مسلمانوں کے امام کی * اور تفسیر کی ہی بعض علما نے ائمہ
مسلمین کی چار امام سے * پس قبول کیا جائیگا ہر ایک شخص سے
استنباط اسکا بلکہ رد کیا جائیگا جو مخالف ہوگا حق اور صواب سے *
اور اتفاق نہین کیا اُمت نے جسکے قبول کر لینے پر * اور تحقیق خبر
دی اللہ تعالی جل جلالہ نے ہمکو اپنی کتاب عزیز مین یون کہ
شرع لکم من الدین ما وصی بہ نوحا الایۃ یعنے ظاہر کیا تمہارے
لئے وہ دین جس کا حکم کیا نوح علیہ السلام کو اور بیان
فرمایا اُسی قرآن مین ولا تتفرقوا فیہ یعنے پھوٹ نہ ڈالو تم
دین مین * اور تحقیق ڈھونڈھا مین نے اپنی فکر اور بصارت سے
یہہ کہ اتفاق نہوا کسی امر مین قبول کرنے پر کسی آیمۂ سابقین اور
خلفاء راشدین اور صحابۂ کرام کے قول پر مگر جو تھا آخیر
چار امام سے کیونکہ اُنکے قول کی تابعداری کی سب نے اور کوئی قایل
نہوا اُسکے بطلان پر جو اُنھون نے کہا * اور نہ اختلاف کیا کسی دو شخص نے
اُن کی فضیلت اور سعی اور پرہیزگاری مین اور اُنکی سچی
بات مین اور صرف کرنے مین اُنکے دل کو کسی کی محبت کے اختیار
کرنے مین سوا اللہ کے * اور نہ متغیر کردیا اُنکو دنیا نے اور نہ وسا وسہ

مشرطانی نے کہ گمراہ کرنیوالی ہی بلکہ اتفاق کیا اُنکی بزرگی اور
بڑی شان پر لوگون نے * پس جو امر کہ اتفاق کیا اُس پر لوگون نے
حق ہی اور رہنا ہی بعد حق کے مگر گمراہی * اور اُس چیز مین سے جو
دلالت کرتی ہی تقلید کے واجب ہونے پر اور منع کرتی ہی اجتہاد
مین نظر کرنے پر وہ ہی جو نکالا اُسکو رزین عبدری نے عبد اللہ
ابن مسعود سے کہ اُنھون نے فرمایا من کان مستنا فلیستن بمن مات
فان الحی لا تؤمن علیہ الفتنۃ اور یہہ ابن مسعود کہتے تھے اُسکو عمر
رض کی خلافت مین کیونکہ وفات پائی اُنھون نے عثمان رضی اللہ عنہ
کی خلافت مین اور کنارہ پکڑواتے تھے لوگونکو اُن کے اجتہاد سے
جو الزام کرتے تھے اُسکی تقلید کو جو مقدم ہوا اُن پر * پس کیا گمان
ہی پر اس آخری زمانے مین ایسا زمانہ کہ غالب ہوئی ہم پر
اُس مین محبت دنیا کی اور خواہشین دل کی اور نادانی اور تکبر
اور خوش ہونا ہر سمجھہ والے کا اپنی سمجھہ پر * سو جس شخص نے منع کیا
تقلید سے وہ گمراہ اور بڑا نادان ہی اور سیدھی راہ سے کہ
صراط مستقیم ہی دور پڑا اور گمراہی کی اونٹنی پر سوار ہوا * پناہ
دے اللہ ہمکو ہلاک کرنے کی چیزون سے اور عطا کرے ہمکو سید السادات
اور افخر موجودات کی شریعت کی تابعداری اور تقلید اُنکی

مجتمع ہوے اسکی بزرگی پر کوئی دو شخص اور نہ ممدوح ہوا
ہنب اُنکا جب تک ہوا کرے دن اور رات * بلکہ نسبت
کی نادانی اور گمراہی اور بیوقوفی اور حماقت اور شرمندگی
کی اُسکی طرف جسنے پھوٹ ڈالی اُن کے کام میں اور انکا لغت
لی اُنکے حکم کی ہر زمانے اور وقت میں * اور چاہتے ہیں ہم
اللہ سے راستی اور ہدایت اور درستی اور خیر العباد صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی پیروی * فرمایا اسکو اپنے منہ سے
اور حکم کیا اسکے لکھنے کا ہمارے شیخ عالم دانا اور فہامہ نے یعنی
شیخ محمد عابد سندی مولدا انصاری اصلا حنفی مذہبا مدنی موطنا نے
باقی رکھے اُنکو اللہ اور نفع پہنچاوے اُن کے سبب سے ہمکو

تمام ہوا یہہ رسالہ مطبع احمدی میں شہر کلکتہ کے درمیان
سید عبد اللہ عفا اللہ عنہ کی تصحیح سے
سنہ ۱۲۶۸ ہجری مطابق سنہ ۱۲۵۹ بنگلہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۴	۱۲	لنا مبنی	لکم منہ